

بخوان ای جهان و تو فوج خلق بدین زمان

احمد رشید و النعمه که کتاب الاحیاء بسطیده و المصداق میان آتش آینه



حسب تقاضای برگزیده و المیزانی جناب شیخ اسفندیار صاحب مکتب مطبعه کوی

دشمن گانه مجله دو کاوان با تمام خدا و اذغان



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U8707

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہوں سپاؤں پر واپس قلم پر شہادت کی رو سے پیش کش کے قابل ہو جائی وہ ان کی کہ ایسا ہی ہو شہادت ہی اسے گلزار خلق کسی کی آوی نہ ہو کہ جان مسئلہ پر نہیں اس سے سنان سب میں ہو سب سے چین میں جسے گلزار جسے چاہے چاہے میں سدائی نمودنی اس سے وہی نور ہو سب طرف جلوہ گر نہ کہ میں جو وہ نہ سنگ میں حاصل ہو کہ یہ ہو کہ پاؤں میں میں کہ ہوا میں کہ عاقبت میں ان میں وہ ہو سب کیلئے خدا	کہوں سپاؤں پر واپس قلم پر شہادت کی رو سے پیش کش کے قابل ہو جائی وہ ان کی کہ ایسا ہی ہو شہادت ہی اسے گلزار خلق کسی کی آوی نہ ہو کہ جان مسئلہ پر نہیں اس سے سنان سب میں ہو سب سے چین میں جسے گلزار جسے چاہے چاہے میں سدائی نمودنی اس سے وہی نور ہو سب طرف جلوہ گر نہ کہ میں جو وہ نہ سنگ میں حاصل ہو کہ یہ ہو کہ پاؤں میں میں کہ ہوا میں کہ عاقبت میں ان میں وہ ہو سب کیلئے خدا	کہوں سپاؤں پر واپس قلم پر شہادت کی رو سے پیش کش کے قابل ہو جائی وہ ان کی کہ ایسا ہی ہو شہادت ہی اسے گلزار خلق کسی کی آوی نہ ہو کہ جان مسئلہ پر نہیں اس سے سنان سب میں ہو سب سے چین میں جسے گلزار جسے چاہے چاہے میں سدائی نمودنی اس سے وہی نور ہو سب طرف جلوہ گر نہ کہ میں جو وہ نہ سنگ میں حاصل ہو کہ یہ ہو کہ پاؤں میں میں کہ ہوا میں کہ عاقبت میں ان میں وہ ہو سب کیلئے خدا	کہوں سپاؤں پر واپس قلم پر شہادت کی رو سے پیش کش کے قابل ہو جائی وہ ان کی کہ ایسا ہی ہو شہادت ہی اسے گلزار خلق کسی کی آوی نہ ہو کہ جان مسئلہ پر نہیں اس سے سنان سب میں ہو سب سے چین میں جسے گلزار جسے چاہے چاہے میں سدائی نمودنی اس سے وہی نور ہو سب طرف جلوہ گر نہ کہ میں جو وہ نہ سنگ میں حاصل ہو کہ یہ ہو کہ پاؤں میں میں کہ ہوا میں کہ عاقبت میں ان میں وہ ہو سب کیلئے خدا
---	---	---	---

[illegible]

ہوئی اہم جو سال چھ سال
 وزیر الممالک نے تدبیر کر
 چاہا کہ خلافت کے رتبہ پر
 پہنچنے پر نوازی جان پرور
 غیور کی ہی یہ ممالک تیری
 فتح لیکر گئی ہو وہی کہہ رہی
 سارے ملک میں اس کا جہان کی طرح
 لکھن جو گنج گنج کا اس کا کیا
 غصہ کے وہاں اپنا جیسے کہتا
 جلی تیغ گراوے کی زور و طاقت
 وہی کی کہا اگر وہ کیوں
 ہوئی تہم تو اس کی تیغ اجل
 غصہ سے خضک کا کیا کرے
 جہان تک کہیں جاکر وہاں
 سنن کی ہندوستان پر عبادت
 سدا سیرا و تماشے پہ دلی
 کہلی و جبرین جو صواب میں
 سنجاعت کا سہا پہلے کا رہے
 پنج پوجاں جو خرد و زہر
 دنیا کی جہان کی چھ پر
 کھانا پانی و ہنر کی جان
 چند و دل کا دل اس طرح
 خلیفہ کی سند کہیں نہ پہلے
 کھڑے آئیں ہنر و جہر
 سورہ تو اعلیٰ ترین کیست ہی

لڑائی ہو رہی تھی لیکن
 خدا کی دھارہ میں اسی منہ
 کی لاکھ لاکھ ایک ٹکڑی سی
 یہ آئین سڑاری و سوری
 کہ ایک میدان ہو گیا تھے
 تو کھیلے جادو میں کون سی
 ظالم و طمعیت اس طوفان و
 سان
 اہل کمال خیر قسم کی کہانی
 نظری روشن ہو یہ ان سنا
 کہ ہر کچھ کی انکروی اہل
 نقل آن بیکر پڑی دعا و گل
 متحرکیت ہی اسکی دوسرے
 ہر اک میں اسے خوشخص
 عناصر میں اسکی نکات
 کشادہ ملی اور خوشی متصل
 ہر غائب کو دام الفت میں
 درہا میں کہ ہر عالم ہے
 بہر حال اسے شہر و گل
 یہ میدان کی شام و پناہ
 کہ پادری کی تہی ان کی
 پند و نگر ہی اسکی ہوا
 کہ ہستی ہی اسے مل چلے
 کہ جی کوئی تہہ بید کہ پناہ
 اسے میں محبت میں

[illegible]

مل جل جل سے
 کہیں کہیں
 نیا نیا
 لکھتے ہیں
 چمک چمک
 آواز
 تباہ
 ظہر
 طیار
 ملار
 کر
 گز
 کہ
 دین
 لکھ
 شہر
 نذر
 دند
 کہ
 لیا
 خون
 آرا
 لہ
 پک
 دے

سان شجاعت کا

[illegible]

اصل کا دلچسپہ مستورنگی کہانی
 انقلابی دشمن جو سیدان سنا
 کہ میر پرکری انگور دی اصل
 نقل لیں بیکر پٹی دھاواں
 شجر سبیت ہی اسکی ڈوسے
 سرکار میں بانسہ خوشحال
 غلامن میں اسل کوکات
 کشادہ دلی اور خوشی مستل
 پیڑ تاب کو دام الفت میں
 درہا سر میں کہ باہم ہے
 باہر جاتی غنیمت شیراز
 سوچو میں ان کی شام چکاہ
 کہ پاد پرگنی تہی ان کی
 پزند رنگور سچی ہوا کی ہوا
 کہ باہمی ہی ہوا میں چلے
 کہ جی کوئی تھکے بید کہ سہار
 لنتی میں محبت سب میں

[illegible]

طالع حسن چو بد گبر و
 ملایوی مرغ سے کھنبر
 کمرش کی تشدید چو کمر
 گز چو بی بی بن تیغ و
 کمر خلاق کا جسے دیو بہا
 و زنجیران و سید زمان
 لکھنوی بات و زرات میں
 تہہ رخسار کا ہے پیشہ کار
 نقیر اک جھنڈا چو شہ
 وندو سو چو پتہ شہ و دیار
 کہ جو فتنہ لاشکی جان ہے
 لیا پشت پرستی انجیل
 خوشی و غم چو کونین
 اگر آئینہ صاف ہے ہاری کوئی
 لہو ہا اگر دس پانی مال
 پلک کی گھونٹ میں مدھول
 دہانہ کی گھونٹ میں مدھول

<p>مهر آستان و آستان خان</p> <p>مهر آستان و آستان خان</p>	<p>مهر آستان و آستان خان</p> <p>مهر آستان و آستان خان</p>	<p>مهر آستان و آستان خان</p> <p>مهر آستان و آستان خان</p>
---	---	---



<p>کسی شایسته کوئی باطل</p> <p>کسی شایسته کوئی باطل</p>	<p>کسی شایسته کوئی باطل</p> <p>کسی شایسته کوئی باطل</p>	<p>کسی شایسته کوئی باطل</p> <p>کسی شایسته کوئی باطل</p>
---	---	---

ہمیشہ ہنر راہ میں گام
 خفی و انحراف کی آگاہ
 کہانہ تک کہوں اور اوجہ
 تہاروں ہی میں کیلئے سکھلا
 اسلی کا اسکو تھا دلدادہ
 ورنہ لوگوں کو زور دے
 قطرب نبوت کی گونج
 رنجا کہ ہندو الی گشت
 سہی ی میزی و بیج
 غیری کی تو دنیا کی ساجہ
 پیر نیاجری مرزا
 کہو ما عدل و بخار
 حاکم کی تو رہا
 اولاد میں مہمل
 دیر کو ہنس لے
 پورنی مال اور
 پاجب نظر و شایع
 نکالو راہی اپنی کتاب
 سہنگر و مال
 جو نیکی کی
 پر مکتی اسی
 سبب پر
 مخوف کیو
 شاد و
 کیا

مذکور کیا کسی دلپذیر باد لعل
 عجب شہر تبار و عجب آستان
 مکان محفل اسکا زندگانه
 کمر بسته تخت عجب کمر بستہ
 رنگها تبار و اینو کمر با چراغ
 بر بوی و لعل احوال تبار
 در میان سوار و درخت شاد
 حوالی گزیندگانی گذشت
 که از فکر و عبادت غافل
 سنجیدنی جانان و در خیالی با
 فخر و عجب کمر و اسرار
 که از این صحن سحر و شادی
 کرد و در وقت این تامل
 نشیند و گوشت در او کباب
 که در میان شیر و گوشت
 عرض بایدها شکوای
 و عادی که چون شکست
 مری سوال او کباب
 که کعبه زایچه میباید
 کمی شکل سودا گیا
 بهت منور و کی
 که طالع بدی و
 که منی و کی
 خوشی کاکوئی
 نوک و کباب

اس وقت میں حضرت سلطان احمد
 دہلوی کا بھی کوئی داران فقیر
 سدا بہار درویشی صحبت اور
 اس طرح سے کادو رکھتا تھا غم
 و نوحہ عجب کی کہ یہ پیر پنا
 کہ یہ ہیں کہ رنگا پال منال
 جوانی تو میری گئی سب گذر
 بہت ملک پر جا کر کیا
 و تیر دن کی عرض گئی تھی
 کہ سلطنت کی اعمال غیب
 عبادت سے اس کو آج
 مگر بات یہ اولاد کا جو غم
 تہ لا کو ہی پاس کی گفتگو
 اس کی تو میری شاہ کو اس
 شہناز حضرت شیخ شکار
 بولا کہ وہ ہیں شہ کنی لیکے
 کیا قاعدہ کمر کلام
 نصیب عین کہ تو میرا کہیں
 دوسری خانو آگ کیا قمر ہا تہ
 جماعت کے حال کہ عرض کی
 بیاض اپنی پہنچ اور ملک
 زنی بڑی شکل میں فتح
 خوش دن کے ہیں نظر
 نظر کی جو تیش لیت پر
 غیر تیر شاہ کا کہہ کہ

شہزادہ کے لیے کوئی ایک
 پہلی اسکی رات گزر گئی
 سدا بہار بنی و عسرت بہت
 ملکہ کا یاد لا کر تباہ الم
 کہ اوکھنشی پر پلہ نہ رہتا
 فیر کا کوسر دین جن بال
 سو دایری ہم ہر سر
 بہت کر دیا تین یکسا
 چہرہ و چو کھو کی منظر
 کرتا جو نہیں ہو حال نیک
 کہ وہاں جا خوش ہوتا ہو
 سوا سکا تر و دی کہتہ میں
 کہ قرآن میں ہے لا تقنط
 وے لامل تجنیم کیسے خط
 کہ آید پے صید و لہا رک
 جو میں رو رو شہ کو رہے
 کہ شہزادہ کی کہتا ہوں ام
 کسی ہی اولاد یا نہیں
 اٹھو بیان اولاد کا اسکو ساتھ
 کہی گھر میں کی کوہم شہ
 تو انکے نقطہ ہی قمر و شہ
 چاہی ہو وصل کا وقت
 اہل اپنا سب کی ہو رخل
 جو دیکر کہی گیا یہی نظر
 تو لہا اور عجب پاک پر زلف

<p>کہاں گئی کی کہ نہیں دیا مہمان کی ہو گئی غصہ حضور ہی چاہی چلے بہہ کا تو ہکا و کی کیا بین بچکی سیارہ میں شک کہا جا کی سب طرح خیر ہے کلیہا کھلے ہو تو ہی میں کہا شہر اس پر نہ اعتبار خانہ میں اس کو تہا اعتقاد</p>	<p>مہمان کی مالک تیرے ہو کہ کہ اسے اب پھر ان اعتبار کہ وہی نہیں تھی وہی خبر خطری اسی بار میں سمجھیں رہی میں میں یہ یہ چاروہ مگر شہر خست کی کہ سیر خرابی ہو کہ سیر کی سبب جو چاہے کہ میرے پر کار لگا لگتی ابھی میں مراد کا لالہ و لکا آخر ملو سمایہ کر مرنے کیا جو آخر دوسری المین یہ تھا نشانہ ہو کہ یہ گندہ تیرے کہ جب</p>	<p>مہمان میں اب تو خوشی کے نہیں نصیب کی ہو گئی یوری رکن میں قدر کی کہ اور یہی نہ کی یہ خوشی دلائی باہر کہا شکی یہ خوشی اور کی نہیں کوئی اور یہ جان میں ہوتی پری پہلی کہ خوشی خدہ کواد کا لم بہہ حاصل میں دل آہو سلا دلا سے لگا کر نہ وہ العجا لگا کی اور یہ تو پایا چراغ ہوئی گشت اس کی بارہ راجل ایک رزہ کشتاہ کو سیدان ہدیہ خوشی ساہم</p>
--	---	---



مہمان کی کہ سونی نشانہ وہ منظر کی

<p>خوشی ہی پایا کھوسائی میں تو نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر</p>	<p>کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر</p>	<p>کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر کہ کہ نہیں تیرے اب پر گذر</p>
---	---	---

خدا مومن خواجہ سرتاج
سکندر زوردار دشمن
پیشانی ہی مژدہ جیہا جاندار
دو گانہ غضب شکوہ کار دار
کہا جاوے جو کچھ کہہ دے کار سحر
کہ تویت خوشی کی بجائے کین
بنا تھا مگر تھا غمناک سب
دیا جو کچھ سہل کم سہ مل
بجے شادیاں جو دانی سنگری
سوداں پر وہ ہر چہ مومل
مکھو رو بہ جن تویت کی شادیاں
سستی پہنچے جو خوشی کی توڑا
محل سے لگا تار دیوان عام
ملی شاہ ولی شاہ پورہ تاون
خود صوفی غورہ کو جو سوزی
کیا بہا ملے اور گینوں جو ہم
جہاں تک کہ سارے سوسار
لگے بچے قانون میں بیاب
کہا جو کچھ سارے گینوں کو بنا
شاد و گم پر دست بنا کہ دست
خوشی کی دیریں طرف تھی سار
وہ ہا چکے ہوتے کا نہیں
کبھی دیکھو باد نسو مل داران
کبھی کے چکے مہوی نورین
وہ گری ہی چہر کی جیون

کئی نذرین گورانیان کہا
فلک تحریک اور غبار درخشم
کچھ لاکھ چھوڑے ایسے نیاز
تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
کچھ نسا ملن سے تیار سحر
خوشی کی بنا سوہن غلام
مہیا کر اسباب میں طرب
لگے پہلے چار کو صلا
مہوی گریں کو خلعت کبھی
خوشی کی سو کمال گل پہنچے
مکھوئی دار کو کستی تی سن
نہ کر لگا تار لکھو کجیا
عجب حکاک مہر در نام
انشا کیل اوریز اور کو کالان
بیاد جی تھی اور کو کجی
مہوی آہی مہیا کی جہم
خوشی سے اور دار کے
بہا ہر طرف جو خوش کا آب
خوشی ہی ہر اک اور کس مل
بجائے لگے سچا لاکھ شیت
لگے ناچے اوس پہل نشا ط
پھر کنا تہنی کا ہر ان میں
نظر سے کئی کینا بیانا
کسی وہ کچھ تہیہ کی پس
جس دیکھو دیکھو ہر اضطراب

مہیا کی خوشی کی شکریت
رہی دیکھو کین
خوشی فصل کئی نہیں گنیا
وہ نذرین خود صوفی کو کجی
نقص کو کجی کہہ دے
پہر مژدہ جو پہنچا تو تھا پری
عشق اور پیاناں بزرگ کالک
کہا ریشہ ہم سے بہ شگون
سہم ملنے پہنچے سہا نواز
لگی لگی اور کجی خوشی ہی
رہی اور کجی شاد و دم
نوی کسو حال کو خوش ہوئی
چاہی کئی نذرین مہر در نام
اسیر کو جاکر شکر کو زر
خوشی میں کین بیان تک نذر
لگا کجی خوشی پرستہ نام
جہاں تک کہ تھی کایا کت
لگی تہا پہلو کجی مژدہ کی
لگا مودتار وہ تہیہ شکر
لگی تلو کئی آسمان پر گنگ
کنارے جو کجی چکے مہوی
وہ گنگنا وہ تہیہ آواز کجی
وہ گنگنا کجی ابی جہم مسکرا
وہ دانتوں کی سی وہ گنگنا
چکے گلورن کا صفا کی سبب

کہہ دے اور کجی شکریت
غلطی کی کجی غلامین
نہ تہیہ اوس اسید دار
اوسین ملنے سے نہ کجی نام
کہا خالق ہی کو حکم جا
لگا چکے پہلو اور کجی
شادی اور تار دیکھو کجی
کہ وہ کجی خوشی کی شکریت
بناستی مہر کی لگا اوس
لگا کجی اور کجی شکریت
لگے پہلو کجی کجی مہر
کہ لگا کجی اور کجی شکریت
لگا کجی زور کجی شکریت
وہ کجی اور کجی شکریت
جہاں تک کہ تہیہ شکریت
کہا کجی کجی شکریت
لگے کجی اور کجی شکریت
صد اور کجی شکریت
لگا مودتار وہ تہیہ شکر
اوٹا کجی شکریت
وہ پانڈو کجی شکریت
دکھنا وہ کجی شکریت
کبھی اپنی کجی شکریت
شفق دیکھنا کجی شکریت
وہ کجی اور کجی شکریت

ایمنی و امنیت سپیدار و
 سرانجام کینان گنار و
 کوی تو در گشت بی پایان
 غرض هر چه در دل داشت
 کینان سپیدار گشت نرسد
 مجرای کینان گلی مال مال
 بری بگریه که هر چه در
 دلی ای بری ازین جان مال
 در گل بگریه می بیند
 طالع بدی در دگر گشت
 که چشم در دگر بگریه
 ملی از دانی بپایان
 عمارتی غنی در دگر گشت
 کوی در دگر سپیدار
 صدق کینان تا هر چه
 دلی در دگر گشت
 بدین کینان سپیدار
 زمین بر دگر گشت
 بی سنگ سپیدار
 کینان سپیدار
 در دگر گشت
 کینان سپیدار
 کینان سپیدار
 کینان سپیدار

کسی چوری چوری کرنا غلط
کہ کل میری جان کی جانچ
کڑی ہاشم کو روکو کو
نئی طرح سی راضی نہ ہو
کہیں دل لہو لہو لہو
بجائی تلوہ جا لکری باجیل
دہان پر چرخین خوشی
عمل میں لکڑی نہ ہوا
پڑا یا گیا دھو لوس لکڑی
میری لکڑی خوشی کی رنگ

[illegible]

مستان بیاری میں بے کے

اکثر کبریا کے دل جلا
 کو میں میں سے لے کے سب
 کوئی نہ پھیرے لگا ہوا
 نگہ کو وہاں گدنا محال
 گدہاں اظہار میں
 شام
 شام کی جیسے خاک چمک
 گویا جہان کی پانی کی لہر
 لگا کر تان کی اس سرست
 روشن چہاں لگا جیسے سنگ
 کہیں گیسو گل کہیں یاسمن
 مدد لہان کی مار تھوڑی ان
 سنا کہ کوئی کوئی کہیں
 کہ تو کہ نہ شو ہوئے نہ پہاڑ

لکھنؤ کے ترقی یافتہ مسلمان
 حضرات نے اس سلسلہ میں بڑی کامیابی
 حاصل کی اور ان کی قیادت میں
 مسلمانوں نے اپنی تعلیم و ترقی
 کے لیے بڑی کوششیں کی ہیں۔
 ان کی قیادت میں مسلمانوں نے
 اپنی تعلیم و ترقی کے لیے
 بڑی کوششیں کی ہیں۔

[illegible]

پڑے آجی سطر کے چوٹی پر
 وہ چوٹی کے گزنا خیال پر
 کہیں چم پاشی کرین گویا گوگر
 لہجہ بہ آئینہ میں دیکھتے
 ہنسی ہر قاز اور قمری
 چہرے نقش گل سے دکھاتے
 وہ کیلنی اور دوسرے کچھ لڑکے
 درختوں کے کڑکے گواروں
 وہ چہان اور غلامان
 سب کے ہنسی ہر چہرے جلیں
 رنگیلی کوئی لہو کی سیاہی
 کوئی سیدی اور جس کے کوئی
 کہیں لہجہ چھوڑا ہی
 جاتی ہے کوئی اپنے کڑی
 اداسی کوئی لہجہ ہے
 کوئی لہجہ کوئی لہجہ
 کوئی عادی لہجہ ہے
 سہارا لہجہ لہجہ دو بالہ سان
 پاجوہ اس لہجہ کوئی
 معلوم نہیں لہجہ
 دیا ہزار لہجہ لہجہ
 قریب و حرکت کے لہجہ
 کے لہجہ لہجہ لہجہ
 ہوا جبکہ لہجہ لہجہ
 عروسی لہجہ لہجہ

اگر میں تھوڑا سا سرور پہنچا
 تشریف کا ساما اگلا نشان پر
 پیرو جواریں کہیں کہ ہند کر
 اکابر اکابر سے سرور کا جو وعدہ
 لکھو ساتھ مغربوں کی ہر پے
 سوا کی سبب باغ عجب ہوا
 اکی جا بیک لکھیں تھے سربازان
 کہ لکھیں طیاران تہ تہا کہین
 چہرین طوفان و طیل و کلا
 سیرین تر شاخ باد کی پاس
 کوئی جہت لکھن کوئی کہ مدد پ
 کوئی دل لکھن میں سکھ کوئی
 اسی اسیلی پکاری کوئی
 کہیں راہ واد او کہیں چہ راہ
 دم دوستی کوئی بہر ہر جے
 کوئی اپنی دنیا پر ہے لکھن
 او اس کہیں یہی لکھی کو
 اسی باغ تہا و ہر سلطان
 بدو را واد کی شہقت کو ساتھ
 سرکار جن کے اوستا پڑشی خرب
 لکھی سلین علم سب سے چکا
 عرض و چڑھا اسی کو ان سے
 سی نحوسی عمر کی اوستا شہنشاہ
 بڑا کر لکے ساتھ سے تو تم
 بھی اسی مثل خود شہنشاہ

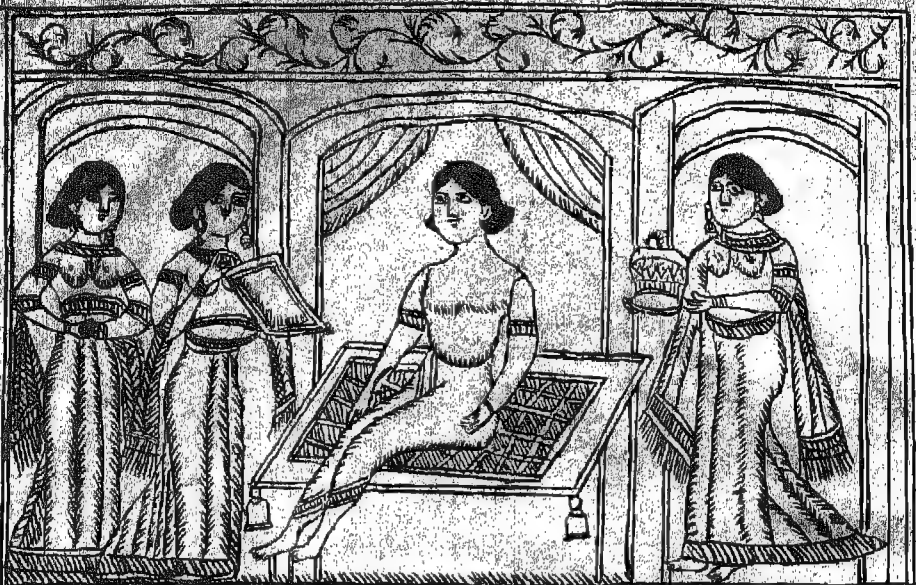
حکم کو کابل میں پہنچا کر
 لہذا تین مہینے میں
 کئی شہر و شہر پہنچا کر
 خدایان مباحین میں
 صدر قریب کی نظر کا شور
 صاحب کوئی نہیں کہ
 خوشی ہو گئی تھی مباحین
 سامان قریب کی نظر کا شور
 خواص کوئی اور نہ تھا کہ
 کہیں ان سے نہ ہوتا نہ
 کوئی کیس کا کوئی کلام
 اوپر اور وہ بہت تین
 کہیں چکیں ان کیس کا
 کہانی کوئی گو کہ وہ
 کوئی عرض میں آئے
 کیس کوئی وہاں سے
 مقام کی کھل سی
 عرض لو کہ جو کلام
 پہلی اس کی کتب کی
 کیا فاعل شروع کلام
 عالی دین میں ادب
 لا بہت تین تین
 عطار کوئی لے لے
 لیا تہ جب نامہ شکار
 شکستہ لکھا اور طریق

[illegible]

<p>شکست کما اوستا یقین حب گردن علم و کما تنکبان صفای مین کار پیکان کیا مردن دست دانه کی سرباز طبیعت گئی کیم جو قصه پر سودا کی لگو گنگو کمال گیا نام پر پودہ دل نیر</p>	<p>سوی دیگر حیران آما سوس گردن منظر عو باب یہ بیان گیا جبکہ دی یہ طوفان کیا اور میں کیں نام کی کیا بیان رکھی رنگ سب کی لکھ سوس مروت کی خواہشیت کی حال داستان سواری کی طیساری کی حکم میں</p>	<p>کیا خط کلا اس حب فراع کما کی جو در پے مولی نظیر کما بیوتی چنی لگو چی من رکما موشی چو کیم کچھ خیال کئی زمین یکا کیم کیم زرا لوتن نفر زنی لغت اوس داستان سواری کی طیساری کی حکم میں</p>	<p>سوا صفحہ قطعہ کلا ارباع کیا کیم جلد بین بن تیر کیا انی نظیر کیم اوس کمن کیم تیر سب کما تیر تیر کما لکھان سوا کیم لکھان صدقا بلون سوا کیم کیم رکما کیم بین چ سوا نظیر</p>
--	---	--	---



<p>پلاستیا عجم کواک جانش خمر لہ پہلا کی کار سوکی چو چو جیم کما ہرین سالکی سواری کلا سوا تیار ہو عیت کی خوش ہون کیم سوا کی شیا سوا کما شرب عجب شرب ہی و چون کیم کما شاد کی پڑ مژند کو</p>	<p>جوانی پیا پیا ہی ایام گل شانی سوا پو کی جو کیم ہو سکے کما کچھ پری عمر کیم خیال کما مہیا کیم جو کما کما ہو کما کلا گل شرب کی نظیر گیا شرب صبح سوا شرب گیا شرب شرب سوا شرب داستان حمام کی نہانکی لطافت میں</p>	<p>ضمیمہ شرب حجت درستان کما کیم کیم کیم اعتبار کما شرب کیم کیم شام کیم شرب کیم کیم شرب کیم شرب کیم کیم شرب کیم شرب کیم کیم شرب کیم شرب کیم کیم شرب داستان حمام کی نہانکی لطافت میں</p>	<p>کما کچھ پری عمر کیم خیال کما مہیا کیم جو کما کما ہو کما کلا گل شرب کی نظیر گیا شرب صبح سوا شرب گیا شرب شرب سوا شرب گیا شرب شرب سوا شرب گیا شرب شرب سوا شرب داستان حمام کی نہانکی لطافت میں</p>
--	---	--	---



<p>بر تے میں بکلی کی جھپک کو تو پڑی جیسی تیرے تیرے چلا آتے ہیں عکس ناہنسر لہجہ کوئی خوشی اس شب مہر و خورشید نواز کان اتیر لیا کہیں ہاؤ کو بے اختیار مہر و خورشید نواز کان اتیر مہر و خورشید نواز کان اتیر اور ہاؤ کو بے اختیار دیا خلیق حسن و زینت عدد ایک ہو ایک زینت کہیں کہیں آرام جان کا چین سزا ان ہوا سرور و نفاست</p>	<p>رہ رہتے تھیں لکیر دمان سناؤ یہ سن تہی بکلی کو سہوا نظر و آب و ہوا کیا جو میں جہش نے نظر نمی سوتا باؤ لگا کا اظہار زمین بہتا اک مروجہ نور خیر مہر و خورشید نواز کان اتیر مہر و خورشید نواز کان اتیر کہیں کہیں ہاؤ کو بے اختیار مہر و خورشید نواز کان اتیر اور ہاؤ کو بے اختیار دیا خلیق حسن و زینت عدد ایک ہو ایک زینت کہیں کہیں آرام جان کا چین سزا ان ہوا سرور و نفاست</p>	<p>پستلہ باند ہوئے طگیان سہواؤ تھہر آتے وہ چین نظر آتی جیسے وہ گلبرگ تر عجب کے لگاؤ میں انداز حسن کو تو کہ ساون کی شام دم بحر کہیں کہیں بنگی جاوے محبت لبر کیا خفا و غم کی جو ہنگام آواز لگتی کا چین پر ہوا کہا خوش کی ہو کہ ہو درگزر چکنا چور ہو بہر فلک کا سہیل کہیں کہیں ہاؤ کو بے اختیار مہر و خورشید نواز کان اتیر کہیں کہیں ہاؤ کو بے اختیار دیا خلیق حسن و زینت عدد ایک ہو ایک زینت کہیں کہیں آرام جان کا چین سزا ان ہوا سرور و نفاست</p>	<p>لگ لگتی اور گلبرگ کا چین لبون پر چو پانی پڑا سر بسر لگاؤ تھہر جاوے محبت لبر وہ گور دین اور وہ بال سکیر کہیں کہیں بنگی جاوے محبت لبر کیا خفا و غم کی جو ہنگام آواز لگتی کا چین پر ہوا کہا خوش کی ہو کہ ہو درگزر چکنا چور ہو بہر فلک کا سہیل کہیں کہیں ہاؤ کو بے اختیار مہر و خورشید نواز کان اتیر کہیں کہیں ہاؤ کو بے اختیار دیا خلیق حسن و زینت عدد ایک ہو ایک زینت کہیں کہیں آرام جان کا چین سزا ان ہوا سرور و نفاست</p>
--	--	--	---

[illegible]

ہمارا جیکہ زکریا پر بھیجیں
 شہب زکریا کی طرح جلیان
 جہلا ہر کج بلبل نالک
 یکا ہونہ میں ہی اور نظر
 وہ خوب کہ دو کجا چھپان
 قدم با قدم با بس ندی
 جلیان میں تاحی اسیر و ذریہ
 چلتے ہیں سب اندہ ہے قطار
 کچلیدار و در کچلیدار کچلیدار
 جھلکے دیکھیں کہ لالہ بان
 لے سوزی رہ چکا ہوا ہوا
 اور سب لٹاؤنگ اور ورسے
 جڑی غرو و است خدم با قدم
 کہ جی طرف لگا ہوا کج و
 تمس ہوا و شہر و شہر
 گندنی جی کہ کجا کجا
 تاسو کو لے رہا ہوا
 پڑی انیا نون اسو پٹیل
 مہر ن دیکھ مشن کچلیدار
 سدا ہوا است شہر و شہر
 کوئی نام نہا شہر و شہر
 شہر کچلیدار و شہر
 غلی غلی و شہر و شہر
 لکھا جی کہ کجا کجا
 شہر و شہر کچلیدار

چو لایم بر کمر کمر سے سب سے
 چیتے ہو سے بلبل کو کشتان
 کہا بدن کن زلفیت کی کزیا
 درد و ہنوسین سوز اور کوی
 در شبنم لعل کی صلا خوشنما
 یکانی مریں شادانے تمام
 وہ زندگیاں جس میں شبنم و لعل
 سے اور جلال و شرف و تمام
 مریں کسان ملک کو لعل بند
 چلیا با تخت کمر و قریب
 نصیب اور علو دار اور چوبند
 سلا اور اور ہے جیابو
 عرفان اسطر سے سلا و چلی
 لگا قلعر سے شہر کی جلاک
 کیا ستاروں شہر کی بند
 سبھی شمع کو شمع و چور و دن
 لگا لعل سے شمع و شمع
 اور ہو چاکر کس شمع و شمع
 نظر میں لگا کیا دہا تمام
 یوسف کی پی سی سی شہر
 کمری جاکر کس سی سیر
 سوار کو سو چاکر کی جاکر
 قدم اپنی جاکر سی با کمال
 گیا جب لعل میں جاکر و ان
 فضا را و شب ہی شمع و

[illegible]

<p>عشق و انکاسالم و دالالہوا ہر جہاں پہلی سو گئی ایکبار ہر جہاں پہلی سو گئی ایکبار ہر جہاں پہلی سو گئی ایکبار</p>	<p>وہ لڑکی کو مٹی کا ٹالا ہوا جہاں تک پہنچی کوئی بار بار جہاں تک پہنچی کوئی بار بار جہاں تک پہنچی کوئی بار بار</p>	<p>لکھا دینی دہریہ بانی گاہ جہاں کی دنیا لہو و شہو گاہ جہاں کی دنیا لہو و شہو گاہ جہاں کی دنیا لہو و شہو گاہ</p>	<p>ہر اوکو کو چٹائی چٹائی وہ پہر لکھی خوشی و شہو گاہ وہ پہر لکھی خوشی و شہو گاہ وہ پہر لکھی خوشی و شہو گاہ</p>
<p>وہ بیکال ہی کال اپنا کالا کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>دو چکر دو میں کہ سنتی اور نہا مری عشق سے ہر پہر پتنگ مری عشق سے ہر پہر پتنگ مری عشق سے ہر پہر پتنگ</p>	<p>سنویر سار زمین آسمان لکھی علی کہ لکھی کو سکا لکھی علی کہ لکھی کو سکا لکھی علی کہ لکھی کو سکا</p>	<p>عجوبہ کیا تو عالم ہے بہان اگر جو مٹی ہی نہ ہو ہر س محبت کی آبی ہو دلیں ہر شے میں ہیں دین میں ہی نہا</p>
<p>خانی کی حبیبی کو سکا پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>

داستان محال تباہ کرنی مان باب کی



<p>وہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>
<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>
<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>	<p>کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ کہ لکھی کو سکا امانت پتنگ</p>

بہی کوئی اولیٰ درختیں
نہیں تھی کچھ انکو کے سوا
کھجور کے پھل ان میں لگی
کہا شہزادہ کا بھی روپ نہا
یہی تھی جگہ وہاں گیا
عجب کچھ خوشی ہو گیا
لباس کرت جو کہ سحر
عجب طرح کی شے سبب
ادھما دھڑک رہا تھا
کیا جیکر وہ سداوتی
صدا اب جو کوئی اونہی
تڑا شے بلبل جی بہت گیا
اڑا اڑا کہیں انکو کا سب
لگی گلاب لہ کر دلو تمام
اگر عجب لگو رہی ہو
وہ لہر جو نہ رہی حاجب
مڑو پر چڑھ کر تیرے
کہاں کہ نہ تیرے کشار
جہاں دھڑکتی تیرا دوسرا
منقش جہاں تیرے گہنچان
خدا کا علم دلیر بھی اگر
دیر رونے دیکھا جو حال شاہ
سہر جی ب آنا تہیں
خدا کی خدائی تو سمجھو
یکہا دیر سے کوسٹا تخت پر

سستی لہا لہا پڑا
اگر ہی لہر حال آتے سوتا
کھلی کی طرح سے کس نہ لگی
خیر و بدات وہ یہ نہ گیا
کہا آپ کیا تو رہا ہے گیا
خیر و بدات سے نہ لگا رہا ہے
تو کی یہ ساری اویس ہوئی
قیامت کا دن آتے ہی رات
کہ غامب اس جہت دگل
نظر ہول آنے لگا دھن
تو کو کوئی دیکھ کر تک رہے
گھوڑی جگہ رو بہت گیا
مہر ناں سنل کے نام سب
دیا خاک میں نہ لگا جا
یہی سارے پیر پور ہو
سودا گھوڑے لگی ڈوبیا
دھن تیرے گھر پر لگے
کوئی دین رو کوئی ٹاڑھا
لگے بولنے اون میں رات
مہر سب جوانی جہنم
جگہ رگ گل کھجور
کہ مہر ہی لپس کی حالت تباہ
انصاف نہایت وہ شتاب
عزیز اسکو تو یک کیا دور ہے
بہر نفع نہی لگے کدیر

سستی ہی ہوا سستی
سستی شہزادہ صیب بہر
ہوا گھر وہ صیب بہر
کسین کو شہزادہ صیب بہر
سری جو حال میں ہو رہا
کر رہی قیامت کی تیار
شاہی جو طرح سے لگی
سوتی کیا جہت سبب
عمدہ دل جو سکا بہر
لگا گھر شہزادہ صیب بہر
مہر شہزادہ صیب بہر
تیرے گھر میں ہو رہا
سج کر اڑنے لگے گدگد
ہو ہاتھ دلی میں کجخت
لگے تیرے جو پتہ خدائی
اد جہت تیرا دیر تو لگا
مہر حال شہزادہ صیب بہر
دیکھو لگا عالم وہ دھڑکے
سدا رہا ہلیج کچھ نہیں
گھوڑی طرح کھل رہی وہ گل
خیر نہ گل نہ گشتان رہا
کہا گھر دلی گور نہیں
خدا کا جو صیب بہر ہے
نہیں کیا صورت پیر نام
لگا بہت باب زوال دیر

سستی ہی ہوا سستی
سستی شہزادہ صیب بہر
ہوا گھر وہ صیب بہر
کسین کو شہزادہ صیب بہر
سری جو حال میں ہو رہا
کر رہی قیامت کی تیار
شاہی جو طرح سے لگی
سوتی کیا جہت سبب
عمدہ دل جو سکا بہر
لگا گھر شہزادہ صیب بہر
مہر شہزادہ صیب بہر
تیرے گھر میں ہو رہا
سج کر اڑنے لگے گدگد
ہو ہاتھ دلی میں کجخت
لگے تیرے جو پتہ خدائی
اد جہت تیرا دیر تو لگا
مہر حال شہزادہ صیب بہر
دیکھو لگا عالم وہ دھڑکے
سدا رہا ہلیج کچھ نہیں
گھوڑی طرح کھل رہی وہ گل
خیر نہ گل نہ گشتان رہا
کہا گھر دلی گور نہیں
خدا کا جو صیب بہر ہے
نہیں کیا صورت پیر نام
لگا بہت باب زوال دیر



<p>بجہ کی جی کج اوکاتا لکھی جو پٹی لکھی لیا سین گل محمدی الخ کے سلافتن شبک تمام زائش کا خطہ ہاش کا خوشہ ہرقف دلاں کے کسیریں چیرا نشین پیرن کو سرکہ حیدان ہوا بنائی جو مال یا ہنجال رہی وہاں جو کجا جو کجا مکانوں میں کاش زائش ہوا حسین پیرا زائش تمام کہہ شام ہار دیا اور پینگ نہ وہ لوگ کی نہ وہ اپنے جا زائش نہ وہ لوگ تو ہوا کچھ کہا اس کو تو یہ کسا کچھ خود ہوا تو کون کون کون یہ کہ گویا کچھ ہر جنین</p>	<p>در اخص ہر تو ای سابقا اوتار پر شاگر آندہ سے طاسات کل حسین الخ کے یکا سو جو ہو ہو کچھ نگہ کشی سر دیا حسین خضر ہو ہو پو ای جیسی حیر افغان کی نظر آوہ خیرا لایطابق کرین لکھ کام انسان ہو گل مضیہ شاگر دہ لایطابق دو دنیا کی جو کئی آئی صلا خفہ سلیمانی اخیلوش چہین گرد گرد اور کچھ کہا حسین اس کی نگہ کا رنگ تعجب ہو یک ایک کو کتا ہوا کچھ دیا اور جان ہی کچھ (ایا کچھ کون گہرا کچھ جیسے تعجب ہو کیا سین ہون پر اب گہرا تیرا ہی رہا ہون</p>	<p>نیا کی کہیں جان کس گلکی بو دمان اکبر شاگر اوکوتا طاسات کو ساری دیا اور اگر جو کچھ دانا اس لطافت سے ہر اور ہر ہر گلکی بوکان زندین بلکی ساری ہوا ہر کار ہوا ہر کچھ خوش طویر لگی ہر طرف کچھ ہر کار صد آپ سے اپنے بال کی رگہ بند کر دے اکسیر طاسات کو سرکہ اور چوہین سر نہ رنگہ مرصع نگار اقتدار اہلی اکلاہوس گلکی جو اچھے کا خوب دیکھا جو دان سر ہانی جو کچھ سہ چارہ ہر ہر کچھ اور سہ نقاب پرائی تو ہوا کچھ ہر کچھ تر عشق سے کچھ ہر کچھ</p>	<p>گردن کے ستارے خج کہ جسے گل سر ہوا دماغ تہاں کس کو تہو بان کس کچھ گزرو دیا حسین خضر جہاں چہ کچھ کچھ اور حسین چہ کچھ خزاں ہر کچھ کچھ دہی کچھ کچھ کچھ کہیں کچھ کچھ کچھ تو حیدان کچھ کچھ اور کچھ کچھ کچھ سہا پینگ کچھ کچھ پتائی دمان شہر کچھ اکلا کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ دیا اور کچھ کچھ لائی کچھ کچھ کچھ زائش کچھ کچھ کچھ</p>
--	--	--	--

<p>چو در آید ز سر و دوار کهان صورت چنان کشاکش که بی یون بر گویش و کار و لکن چنان ز بخت و طاس و مملکتی چهلین و کجاست که بی ای تنهائی بر غم کری بهار و سوزات سوزا کری عرض مانع او پیکار نام و به چنان چنان چنان تنهائی او سوزات نام علی سنگ و لکنی باران شربت کباب بهار و نگار اویس غم گسل و نگار و چنان مانع بی به چنان و کاک کاک به چنان سوزا سوزا بی به چنان که گزین چنان به چنان که کاک کاک به چنان چو در آید ز سر و دوار</p>	<p>چو در آید ز سر و دوار کهان صورت چنان کشاکش که بی یون بر گویش و کار و لکن چنان ز بخت و طاس و مملکتی چهلین و کجاست که بی ای تنهائی بر غم کری بهار و سوزات سوزا کری عرض مانع او پیکار نام و به چنان چنان چنان تنهائی او سوزات نام علی سنگ و لکنی باران شربت کباب بهار و نگار اویس غم گسل و نگار و چنان مانع بی به چنان و کاک کاک به چنان سوزا سوزا بی به چنان که گزین چنان به چنان که کاک کاک به چنان چو در آید ز سر و دوار</p>	<p>چو در آید ز سر و دوار کهان صورت چنان کشاکش که بی یون بر گویش و کار و لکن چنان ز بخت و طاس و مملکتی چهلین و کجاست که بی ای تنهائی بر غم کری بهار و سوزات سوزا کری عرض مانع او پیکار نام و به چنان چنان چنان تنهائی او سوزات نام علی سنگ و لکنی باران شربت کباب بهار و نگار اویس غم گسل و نگار و چنان مانع بی به چنان و کاک کاک به چنان سوزا سوزا بی به چنان که گزین چنان به چنان که کاک کاک به چنان چو در آید ز سر و دوار</p>	<p>چو در آید ز سر و دوار کهان صورت چنان کشاکش که بی یون بر گویش و کار و لکن چنان ز بخت و طاس و مملکتی چهلین و کجاست که بی ای تنهائی بر غم کری بهار و سوزات سوزا کری عرض مانع او پیکار نام و به چنان چنان چنان تنهائی او سوزات نام علی سنگ و لکنی باران شربت کباب بهار و نگار اویس غم گسل و نگار و چنان مانع بی به چنان و کاک کاک به چنان سوزا سوزا بی به چنان که گزین چنان به چنان که کاک کاک به چنان چو در آید ز سر و دوار</p>
---	---	---	---



کہوں کہ اس کی ساری دنیا کے ہاں وہ سب کو دیکھ کر نہ ہونے لگا نہ ہو نہ لگا یہ کہ وہ اس کی دنیا میں ہر اک طرف سے گزرتا تھا	بہت دیر تک وہ سوچا نہ پائی دنیا میں کوئی نہ پائی اس کی دنیا میں فلک سے تمام اس کی وہی اک پہرہ کرنا تھا	وہ کہل کو دیکھ کر یہ شہر کی کئی شہر نہ پائی اس کی دنیا میں یہ تمام وہ دنیا میں یہ کہل کو دیکھ کر	جو کہل کو دیکھ کر وہ کہل کو دیکھ کر یہ کہل کو دیکھ کر یہ کہل کو دیکھ کر یہ کہل کو دیکھ کر
---	--	--	---

داستان وارہوین منیٹر کی بدبختی و آئین



کہہ رہی تھی ساقی شوق رنگ میری دوسری طرح کو کہہ لگا میری نگاہوں کا کیا گندہ وہ چلی ہوئی چاندنی جگہ یہ عالم ہو گیا تو کوئی نہ آ جو دیکھا تو کیا یہ لگا نظر میرے چہرے پر تو پھر پانوں وہ اسی اک طرف گئی رہی ہم جو دیکھی تو مجھ سے بہت دیر میں جس کی اپنی جگہ کو وہ وہاں کلین ساری سفید یہ کہل کو دیکھ کر	کہا کہ وہ کوئی تیرا تہند سنو لکیر کی یہ ہم دلاوت سفید لکیر کی یہ ہم دلاوت وہ کہل کو دیکھ کر کہا کہ وہ کوئی تیرا تہند سنو لکیر کی یہ ہم دلاوت سفید لکیر کی یہ ہم دلاوت وہ کہل کو دیکھ کر	کہا کہ وہ کوئی تیرا تہند سنو لکیر کی یہ ہم دلاوت سفید لکیر کی یہ ہم دلاوت وہ کہل کو دیکھ کر کہا کہ وہ کوئی تیرا تہند سنو لکیر کی یہ ہم دلاوت سفید لکیر کی یہ ہم دلاوت وہ کہل کو دیکھ کر	کہا کہ وہ کوئی تیرا تہند سنو لکیر کی یہ ہم دلاوت سفید لکیر کی یہ ہم دلاوت وہ کہل کو دیکھ کر کہا کہ وہ کوئی تیرا تہند سنو لکیر کی یہ ہم دلاوت سفید لکیر کی یہ ہم دلاوت وہ کہل کو دیکھ کر
--	--	--	--

گلزاری حساسه سلفیا
گردن کنگر کنگر بیان
بر خیمه ایک کاشن بال
خرا صین کمرین پیر و خرام
اور در جملان پر نقش و رسم
نظر آئے استخوانیک چاند
کہ درنگی پوشاک کیسیان
اور کیا در میج میا بیست
گیر با نین تلک لک لک
جہلکیا بجا کی دستور
وہ تلک بیست و نہین
وہ کنگر کی شری و کنگر
نگار کہ کی جلاست لدا
نلاو کے موئی لک گر گل
جواہر پتی کی شکل ہرے
کسی کہاں متدہ پلوت
بھیانہ نہ موافق دست
وہ کنگر کی راج کہا
کلیا گشت لک لک پلین
تقارن میان خوشی غور
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن

سچا رہ کر دیکھ کر
کہ ہی بعد غم کنگر بیان
نہایت میں اویسا ججائ
سنا لکھون پرانہ نام
اور پیر میں پر پر چاروہ
نہایت میں کنگر چاند
فقط ایک پیر آب روان
جنگل کنگر کواد و حجاب
سنا لکھون پرانہ نام
کہ شری فانیوں میں جیلا
وہ کنگر کی لوان جن
کر پنگر کی لوان جن
سرا سر کنگر کی لوان جن
کجورن شری آوہ ہر گل
کہ لکھون کی کنگر پری
جواہر پتی کی شکل ہرے
کسی کہاں متدہ پلوت
بھیانہ نہ موافق دست
وہ کنگر کی راج کہا
کلیا گشت لک لک پلین
تقارن میان خوشی غور
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن

کہ دیکھ کر دیکھ کر
وہ کنگر کی لوان جن
نہایت میں کنگر چاند
سنا لکھون پرانہ نام
اور پیر میں پر پر چاروہ
نہایت میں کنگر چاند
فقط ایک پیر آب روان
جنگل کنگر کواد و حجاب
سنا لکھون پرانہ نام
کہ شری فانیوں میں جیلا
وہ کنگر کی لوان جن
کر پنگر کی لوان جن
سرا سر کنگر کی لوان جن
کجورن شری آوہ ہر گل
کہ لکھون کی کنگر پری
جواہر پتی کی شکل ہرے
کسی کہاں متدہ پلوت
بھیانہ نہ موافق دست
وہ کنگر کی راج کہا
کلیا گشت لک لک پلین
تقارن میان خوشی غور
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن

نہایت میں کنگر چاند
سنا لکھون پرانہ نام
اور پیر میں پر پر چاروہ
نہایت میں کنگر چاند
فقط ایک پیر آب روان
جنگل کنگر کواد و حجاب
سنا لکھون پرانہ نام
کہ شری فانیوں میں جیلا
وہ کنگر کی لوان جن
کر پنگر کی لوان جن
سرا سر کنگر کی لوان جن
کجورن شری آوہ ہر گل
کہ لکھون کی کنگر پری
جواہر پتی کی شکل ہرے
کسی کہاں متدہ پلوت
بھیانہ نہ موافق دست
وہ کنگر کی راج کہا
کلیا گشت لک لک پلین
تقارن میان خوشی غور
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن
وہ کنگر کی لوان جن

وہ راہ کو کہتا جا کر اس وقت غارت
 قد و قامت لنگ لنگ کر اتمام
 بنا لیا کہ کسی بھی جہاں کے
 عجیب شہت پانچواں لنگ شہت
 یہ قدرت کا کیا جواؤ میں ل
 جو کہیں ہو اک جہاں حسن
 بس ایک ایک شان کی سی
 کھلی کہ ایک نہ کہہ سہ بلا
 لگی گئی ہاتھ لگی اپنا کوٹ
 کسی گھبرا دیکھو اے یو
 آپس میں باتیں مہرزی لگیں
 کہا میں تو دیکھوں کہ کدو
 کچرا کہ خوف قبول کاتی ہو
 گئی حش کر کے دل اپنا گرفت
 سر کرنے کی باتیں جاکہ شہت
 نئی پشت لب مسکے نمود
 تمامی کی سنجائیہ کنان
 عجیب سچ سچ سچی تحول
 وہ مہرزی کا لنگ لنگ کی طہر
 اک لکاس کی راز انگریزی
 بلک آئندہ ساونکا ہر اچہ
 دنیا فی سطر طاہر ہر با شعور
 یہ عالم جو دیکھا خوش گزشتہ
 عجیب سچ سچ سچی متاب میں
 ادھما پانچواں لنگ لنگ لنگ

رہی میری ہاتھ لڑو کے ساتھ
 قیامت اگر ہو سکے مگر سلام
 کہاں پہرہ خدا کو دیکھا ہے
 کون پا دیکھا اور شہت پا
 کہاں شہر کو بازو کا جھل
 رخصتی کی صورت وہیں
 پہرہ کی لکڑی طرح غلب
 کسچی کہا جائے یہ بان پہا
 ستارہ پڑی فلک پہ لڑت
 کہ ہوا کی اوصاف یہ مرد
 اشارتوں کہا تین کو لکھیں
 کیا سناسی فتح رہ کر اوٹھ
 دیکھ کر اپنی جیسی ملاتی ہوئی
 وہاں جگہ پہرہ وہاں جگہ
 رہا جیت عشق کی گڑا پان
 جیسے کہ تیرا ہی جیت کہو
 کہ جو کس نے یہ آب روان
 کہہ سوج پہرہ کہا نا تھا دل
 لکھ سکی رہینہ و رشاد پہر
 رہا نہ شاد دست وہاں پہر
 گل باغ خوبی لکھت تھا
 جبین پہرہ تاجا خوش فز
 وہ جہنم کہ آئین تیرے لکھیں
 یہ عالم دیکھا تیرا زمین
 جہاں کہیں رہا سے پہا

وصالِ یوسفین وہ اندازِ بیا
 را کہ پیدایانِ ابرو کی چال
 اگر چالِ اس کی کوئی کیا ہے
 شوقِ ہوسہرے کہ صفتِ کفش
 در سوزِ کفنِ یکستاہتا ہمان
 یہ جرجارِ ہوسہرے ظاہر ہوا
 کہ کب کب کفنِ شہسازِ سوزن چکے
 کشتیِ لہری ہری یا کہ مین
 ہوں صبحِ سب گیا وہ حجاب
 کشتیِ کہا ہر دو دلدار ہے
 گلی باتِ شہسازِ سوزن کوئی
 خواہد کاندہ سپہِ لہریا تاتہ
 کہی چہ مینِ تیغِ کبھی چہ مین
 چو کبھی تیغِ کبھی حراتِ حسن
 سر پہنچے یا کہ رسولِ کائن
 گلے میں لپا تہمہ شہسازِ کاک
 حصارِ اک سر پہنچا حجاب
 حصارِ کاکہ گلے میں لگا
 وہ گورِ ابدانِ تکیہ دار
 عیانِ سچی اور چاکِ گار
 اگر زلفِ کی اور کاکِ کمال
 ولیِ عشقِ کاتیر کرائی ہوئی
 شہابی سوجھا کھار و کھار
 کہی سوجھا کھار و کھار
 نہیں ادھر کہ تہم کہ تہم

[illegible]

مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے	مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے	مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے	مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے
--	--	--	--

ملاقات کرنی بدیشی سرکافین پیر سے



مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے	مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے	مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے	مکمل اک خط اور کھانہ کا بیکار چوٹی جوانی یہ خوش فزون سدا عشق و دل کی کھانا نہیں خوشادہ رنگ کہ داک بگبگہ خوشی گہریں لیا ہو مہمان بیکار ملا ساقیان گل اندام کو یہ سن سن دہ نازین مسکرا لگی گئی ہنس نیک راہ پیش یہ بچہ نیک نرولک باتیں بیکار ملا کہ کھانہ بیکار اوروں سے
--	--	--	--

جس آب بزمین ملو لگا چاہی کہا کہ خبر بد نہ کہ گفتہ پر کجی ہی احوال ظاہر کیا پیش لہنی لگا پر چنگاب سین سطر کا دل لگانا نہیں سوی شمع سلگتی لگی ناک کوئی لکھتے ہیں جو خبر نہ بہرہ ہو کیا یہ جو سہو کے خبر لگا ہی سن اور سطر بہت عجیب ہے نہ لگا ہی کہ یہ سطر کی صورت اس کی کیا ہوئی معمول پر لکھتے سنان کیا انکو نہیں چہا بہر تلی تا با لکھتے پانہ غضب مست میں ان سطر کی اور ہر کتا احوال ہوا سطر وہ شہر سکون نہ ہم میں کہا پیش لکھتے کہ چکیاں کہ تو آج کو خوب اپنے سطر کہ وہ لکھتے کی خاطر اپنے سطر ہر ایک لکھتے ایسی ہی وہ سطر لکھتے کی خاطر ستم تپہ سحر کی خبر سے وہ سطر لکھتے کی خاطر جو وہی وہ لکھتے کی خاطر	سین سطر کا دل لگانا نہیں سوی شمع سلگتی لگی ناک کوئی لکھتے ہیں جو خبر نہ بہرہ ہو کیا یہ جو سہو کے خبر لگا ہی سن اور سطر بہت عجیب ہے نہ لگا ہی کہ یہ سطر کی صورت اس کی کیا ہوئی معمول پر لکھتے سنان کیا انکو نہیں چہا بہر تلی تا با لکھتے پانہ غضب مست میں ان سطر کی اور ہر کتا احوال ہوا سطر وہ شہر سکون نہ ہم میں کہا پیش لکھتے کہ چکیاں کہ تو آج کو خوب اپنے سطر کہ وہ لکھتے کی خاطر اپنے سطر ہر ایک لکھتے ایسی ہی وہ سطر لکھتے کی خاطر ستم تپہ سحر کی خبر سے وہ سطر لکھتے کی خاطر جو وہی وہ لکھتے کی خاطر	سین سطر کا دل لگانا نہیں سوی شمع سلگتی لگی ناک کوئی لکھتے ہیں جو خبر نہ بہرہ ہو کیا یہ جو سہو کے خبر لگا ہی سن اور سطر بہت عجیب ہے نہ لگا ہی کہ یہ سطر کی صورت اس کی کیا ہوئی معمول پر لکھتے سنان کیا انکو نہیں چہا بہر تلی تا با لکھتے پانہ غضب مست میں ان سطر کی اور ہر کتا احوال ہوا سطر وہ شہر سکون نہ ہم میں کہا پیش لکھتے کہ چکیاں کہ تو آج کو خوب اپنے سطر کہ وہ لکھتے کی خاطر اپنے سطر ہر ایک لکھتے ایسی ہی وہ سطر لکھتے کی خاطر ستم تپہ سحر کی خبر سے وہ سطر لکھتے کی خاطر جو وہی وہ لکھتے کی خاطر	سین سطر کا دل لگانا نہیں سوی شمع سلگتی لگی ناک کوئی لکھتے ہیں جو خبر نہ بہرہ ہو کیا یہ جو سہو کے خبر لگا ہی سن اور سطر بہت عجیب ہے نہ لگا ہی کہ یہ سطر کی صورت اس کی کیا ہوئی معمول پر لکھتے سنان کیا انکو نہیں چہا بہر تلی تا با لکھتے پانہ غضب مست میں ان سطر کی اور ہر کتا احوال ہوا سطر وہ شہر سکون نہ ہم میں کہا پیش لکھتے کہ چکیاں کہ تو آج کو خوب اپنے سطر کہ وہ لکھتے کی خاطر اپنے سطر ہر ایک لکھتے ایسی ہی وہ سطر لکھتے کی خاطر ستم تپہ سحر کی خبر سے وہ سطر لکھتے کی خاطر جو وہی وہ لکھتے کی خاطر
--	---	---	---

[illegible]

گلی پیر سیدہ جی جی جی جی جی	دوسری گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی
گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی	گلی گلی گلی گلی گلی گلی

خیر نامہ پنج پری کا بنانی دیو کے



پلا جلد سے بھی سیر کے جام	کدی چرخ پری دہلی انتقام	دیو کو کجا بلیا نامہ حسین	کیا دہلی میں ہوا نہیں
سیر پری میں دل لہو زخم	کدی شمشل کدی زخم	جہاں انہی غرض تھی آج	پہلے ہی صحبت پہلے
کسی دیو کی کوئی کوئی	کہ عشق عاشق ہوا پر	سیر پری شمشل کدی زخم	گلی گلی گلی گلی گلی
ختم ہو کر حضرت سلیمان کے	ہوئی دین ان کے جان کی	کہا دیکھو وہی ہے نوبت	کہا دیکھو وہی ہے نوبت
کوئی نام نہ لے لکھ نہ لکھ	کہہ رہی تھی وہی نام نہ لکھ	دھنارا اور انہی جو کرا دہر	وہ دو لون کے شمشل گلی
یاد دہلی ہی تو کی خبر نہ پے	کہا دیکھو وہی نام نہ لکھ	تو کہا جادو کی اویس مر تہو	گلی گلی گلی گلی گلی
وہ دہلی تو لکھ مرے ناگوار	کہہ دیکھو وہی نام نہ لکھ	یہی تو لکھ دیکھ دیکھ	بہلا دیکھ دیکھ دیکھ

کھڑی گونج کی گونج
اوس کی گونج میں نہ گونج
نچی سیر کی گونج دیا
چلکا دیا ہمارے تیرے ہی
مرا چاہا کا دیکھنے کی دیر
کہ چاہا اسی کی ساری سیر
اسکی چہرے کی ساری شہر
اوی کا اوس چاہا میں چھوڑ
نیکو دھارے کے چوڑے
گرمی اوس چہرے کی دیر
کہا دل پہ تیرے چہرے کی
دیکھنے کو میں چہرے کی
شہر دہ گہرا دھارے کی
دل پاؤں اوس کا تیرے گونج
ہزار اوس کی گونج کی
اوس چہرے کی گونج نہ چھوڑ
دیکھنے کی اوس کا دھارے
پکا دھارے میں گونج کی
وی چاہا کی گونج کی
کھان میں ہی اوس کا دھارے
سیاہی میں گونج کی
غم و درد اوس کی گونج
دھارے کی گونج کی گونج
میں گونج کی گونج کی
بہرہ و دھارے کی گونج

کھڑی گونج کی گونج
اوس کی گونج میں نہ گونج
نچی سیر کی گونج دیا
چلکا دیا ہمارے تیرے ہی
مرا چاہا کا دیکھنے کی دیر
کہ چاہا اسی کی ساری سیر
اسکی چہرے کی ساری شہر
اوی کا اوس چاہا میں چھوڑ
نیکو دھارے کے چوڑے
گرمی اوس چہرے کی دیر
کہا دل پہ تیرے چہرے کی
دیکھنے کو میں چہرے کی
شہر دہ گہرا دھارے کی
دل پاؤں اوس کا تیرے گونج
ہزار اوس کی گونج کی
اوس چہرے کی گونج نہ چھوڑ
دیکھنے کی اوس کا دھارے
پکا دھارے میں گونج کی
وی چاہا کی گونج کی
کھان میں ہی اوس کا دھارے
سیاہی میں گونج کی
غم و درد اوس کی گونج
دھارے کی گونج کی گونج
میں گونج کی گونج کی
بہرہ و دھارے کی گونج

کھڑی گونج کی گونج
اوس کی گونج میں نہ گونج
نچی سیر کی گونج دیا
چلکا دیا ہمارے تیرے ہی
مرا چاہا کا دیکھنے کی دیر
کہ چاہا اسی کی ساری سیر
اسکی چہرے کی ساری شہر
اوی کا اوس چاہا میں چھوڑ
نیکو دھارے کے چوڑے
گرمی اوس چہرے کی دیر
کہا دل پہ تیرے چہرے کی
دیکھنے کو میں چہرے کی
شہر دہ گہرا دھارے کی
دل پاؤں اوس کا تیرے گونج
ہزار اوس کی گونج کی
اوس چہرے کی گونج نہ چھوڑ
دیکھنے کی اوس کا دھارے
پکا دھارے میں گونج کی
وی چاہا کی گونج کی
کھان میں ہی اوس کا دھارے
سیاہی میں گونج کی
غم و درد اوس کی گونج
دھارے کی گونج کی گونج
میں گونج کی گونج کی
بہرہ و دھارے کی گونج

کھڑی گونج کی گونج
اوس کی گونج میں نہ گونج
نچی سیر کی گونج دیا
چلکا دیا ہمارے تیرے ہی
مرا چاہا کا دیکھنے کی دیر
کہ چاہا اسی کی ساری سیر
اسکی چہرے کی ساری شہر
اوی کا اوس چاہا میں چھوڑ
نیکو دھارے کے چوڑے
گرمی اوس چہرے کی دیر
کہا دل پہ تیرے چہرے کی
دیکھنے کو میں چہرے کی
شہر دہ گہرا دھارے کی
دل پاؤں اوس کا تیرے گونج
ہزار اوس کی گونج کی
اوس چہرے کی گونج نہ چھوڑ
دیکھنے کی اوس کا دھارے
پکا دھارے میں گونج کی
وی چاہا کی گونج کی
کھان میں ہی اوس کا دھارے
سیاہی میں گونج کی
غم و درد اوس کی گونج
دھارے کی گونج کی گونج
میں گونج کی گونج کی
بہرہ و دھارے کی گونج

کہی دکن ایامہ در شکستہ
 کھا اوسنیل و نکور سودا ہر کہی
 دورہ کہی نکورو لانا چاہ
 نفول ہیلو کہی لاکر و
 کہی راجپوتانہ کی اور ہر
 عیسائی لاجان میں انظر
 خانہ گانی سر ہوتی کہی
 اکھلا ہستہ اندرہ لونا
 کھا گری کشی بی بی ہیلو
 کشی جو کہی بات کی راکھی
 کشی کھا سیر کیجے ورا
 نہ کھا کی سدا رہتی کارش
 نہتہ اسی سوال جواب
 کہی کشی آنت اوتار

تظہر میں ہوا اسکی سالار
 وہ مشرق میں سکون پانے
 محبت کی قوم کر دست قباہ
 نواز آپ کو ختم ہوا
 کھڑا لگی سب تو کھیلے یہی
 گی کو کینو حشت آلودہ خواب
 بہمانی پہنچا جا کی سونے لگی
 نہ کہا ناہینیا نہ لب کہو لغا
 ترو شمس اس کی کیکے ہاں می جلیں
 دیکھی جو وہی کبھی رات کی
 کہا سب سے ہی منزل دل بھل
 پہر لہسن اوسکا محبت کا جوش
 سدا رہا اسکی غم کی کتاب

لیکن کسی عورت کے ساتھ ہوا
 خدا نے کس شخص کو یہ کیا
 نہ کہ جو کوئی اس سے نکاح کرے
 یہ سب ہی ایک ہی چیز ہے
 وہابی سے بہت سے لوگ
 یہ جو کہہ رہے ہیں کہ نہ لی
 نہ لی شادی نہ نکاح کا پ
 جہاں میں تھیں اجڑا اور اس سے
 جو یہاں کے کیا حال ہے
 کھانسی کے کہہ رہے ہیں
 جہاں پہلا تو یہ سب اور سے
 میں نے ان کی لکھی
 جو آج کی دگر سحر و سحر

خدا عالی اوست نفس پر کیا ہو
 سری چو انسانی نہ واقدا
 بیک ایچو رہ نہ بیک جائے
 بیکریت اس بات کا صحیح
 دروغ نہیں جاہل گزلی
 ورنہ کس غم پیرے لگی
 کسی کی کو سزا پائی اپ
 محبت میں نہات گستاخ
 کہ کھائی و پر حوال ہے
 کی خیر خیر و منگو اسے
 فرض غیرے با حیا اور
 وی ساسی صورت آئینہ پہر
 تر دنیا پرین حق حسن

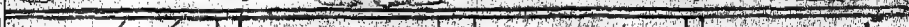
فصل

ما استبر در کبر و محبت خدا
 لکن تو خست و خست و خست
 غزل با باغی و باغی و باغی
 سبب کیا که لعل و لعل و لعل
 طلابی میں غنچ کی محبت و شاد
 پیامین رنگس کے دیو میر جان
 ادبی سوزی الکن غنچ پری
 رب گل سخانی جو دیار کے
 زمر و کانون و شمعین پر پریا
 زہر و دیو و سک باغی و باغی
 طلابی کی کڑی و کڑی و کڑی

خنجر بر می شکافی لکا
 که سحر و عمل برین لانی لکا
 اسٹی پست پر سنا کہ چو بیچ
 سہرود لاریات سی غنچ
 داستان تہ تیغ و داند
 کہ دہون بین جنبستان
 کہا کجا دہون چن کوفی
 ہوا پر ہوی او سکر کلار کے
 دیشی غلب آن ہی دلبرا
 تنا و صفت سرتان چن کلال
 منبری شفق مشکوہر دیکنگ

گه چشمه خربار کا چشمه شین
 نہیں جلو چشم تیرا کہ جس
 قویہ ہی جوند کہ نکال کہین
 گبار و پینا سی جیو را کل
 در محبت کی کو لایسی
 حکایت کروں ایک نئی رقم
 نگہ غم سالانہ کی بلی بلیوں
 پہ کران ہمارا و نہ نہ نہ نہ
 کہ لڑکوں کا پادشہ ہر لیا
 کھانہ صدق اللہ کو داغ
 جو کہ چاہا ہر جی ہو ہو

سداول ہی عکبر کو دانی لگا
 بار بار دست ملکستانی لگا
 شہنشاہی کپڑے کی چمکی چمکی نہیں
 بہا کی باغی کہا کی غزل
 پراسا قیا کی لکھی کی تراب
 دیا ہدایت امر و تنادی و ظم
 غم غم کی کیا جو نہ مستعمل
 کی اوٹھ کر لالان کے سیر کر
 لک بازون شہر سے لگا دیا
 اس طرح کیفیت انیلغ
 کی لکھی جیسے محل پر کر



وہ لڑکی کا قہر اس کی آن سے
 وہ خلقت کی اگر بھی کوہ میں
 وہ بے نیچی ہو شوکت کی عقیقت
 وہ پندار اگر بھی ہو گریہ کا بار
 وہ خیمہ کی انگیبا ہی ہو گشت
 وہ ہند کا عالم اور ہندی چوڑی
 وہ ایک عالم تھا بے ساختہ
 چلیں ایک عالم اور چار سے
 ہوا حکم کو رہی کجیو بر ملا
 لکی کا شہید اس کی آن سے
 وہ تھی بگڑی سلاخی کی
 غم کی کھول ہو سلاخی جا
 کوئی چہ درون ہی ہو وقت
 پیٹے ہر پہلو ہونہ نام
 کھلی سا بڑا دیوار دور
 ہا ہوس کی اور وہ تہہ دان
 وہ دھن تان اور وہ سہری لپ
 نہ انسان کی تھل پہن میں
 وہ چھپی ہو گشتہ چل سکے
 لکے لکے اور جد میں جو گشتہ
 ہو یوں مران شمع نہ نوں
 عجب ایک کوئی ہو یا اثر
 وہ لکھن کی کھل گیا ہو گشتہ
 ہنسا اور کوسو عاشق اپنی خیاب
 لکی کھنسی ہو دیو ہونہ سر

[illegible][illegible][illegible]

ہندو کیوں کہ لاکھوں سال درخت کی عالم کی ہندوستان چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال سب سے پہلی لاکھوں سال سرا لکھوں سال کا عالم ہوا	کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال جسے لاکھوں سال کی ہندوستان چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال مل لاکھوں سال کی ہندوستان جو چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال	کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال جسے لاکھوں سال کی ہندوستان چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال مل لاکھوں سال کی ہندوستان جو چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال	کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال جسے لاکھوں سال کی ہندوستان چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال مل لاکھوں سال کی ہندوستان جو چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال
---	---	---	---

راستہ ان منظر کی غمخیز بنی سنہیر کی ہندوستان



پلاسا پلاسا جامہ کی شتاب گری جب چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال گری شہر کیوں کہ لاکھوں سال ہوا آفتاب کیوں کہ لاکھوں سال دیکھو جو دیکھو تو لاکھوں سال	کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال سب سے پہلی لاکھوں سال کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال اور لاکھوں سال کی ہندوستان کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال	کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال سب سے پہلی لاکھوں سال کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال اور لاکھوں سال کی ہندوستان کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال	کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال سب سے پہلی لاکھوں سال کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال اور لاکھوں سال کی ہندوستان کہ چھوٹے کیوں کہ لاکھوں سال
---	--	--	--

A black and white illustration of a woman standing, facing slightly to the right. She has dark hair and is wearing a tunic with a bold, geometric pattern. Below the tunic is a long, plain skirt. The illustration is framed by a decorative border on the left side, which features a stylized, leaf-like pattern. The overall style is reminiscent of early 20th-century book illustrations.

بقیاری بدشیر
اور خب النساء

ظہر کے وقت میں
ستارے نہیں

بیلا اس افسانہ کا سرخس بنظر
 جہاں میں تارہ اکرنا اور سے
 خواص کو ملا تارہ اور سے
 توجہ ہی پہنچاتا تا ملوم
 اور اس کا انداز رنگ گلشنی کا
 محبت کا سورہا سونے کا
 غمخوئی اور ہنسائی گلین شر
 قزو کی کے تہنیں و قزو
 اری چاکرین حیر آشنا
 تہنوں کی کشت پیکر ہوا
 اگر آپ پر کوئی کشیدہ ہو
 تھام لے اسی چاہ ہوئی اگر
 لسی کی بدلی نہ کر سب
 ہر انداز یا تے پامانہ وہ
 شاعرانہ اور سحر کشی میں

[illegible]

چشم سحرانی که او بر چهره
 لعلی آن نگه خوش رویی
 و لاله آن خوشنوع چهره
 کباب اسطوخودوس
 لعلی زبیدی جان بین
 سر کز لاله اش هوس
 سیراب حواله کبریا
 سار کوی یی گزین
 گهر آسمان زین
 سوز جانی ز کوی
 خوش گلشن پر
 لعلی که زنده اسکو
 و آنچه در آن تر
 مجید زلف اسکو
 بر سحرش کما

[illegible]

<p>کسی کے لیے کہیں سے روایا ہو گھر سے نہ کہیں سے گلی جوان کی کہیں سے یہ کہیں سے جو کہیں سے نہ کہیں سے</p>	<p>کسی کے لیے کہیں سے روایا ہو گھر سے نہ کہیں سے گلی جوان کی کہیں سے یہ کہیں سے جو کہیں سے نہ کہیں سے</p>	<p>کسی کے لیے کہیں سے روایا ہو گھر سے نہ کہیں سے گلی جوان کی کہیں سے یہ کہیں سے جو کہیں سے نہ کہیں سے</p>	<p>کسی کے لیے کہیں سے روایا ہو گھر سے نہ کہیں سے گلی جوان کی کہیں سے یہ کہیں سے جو کہیں سے نہ کہیں سے</p>
--	--	--	--

ہوا صحن کی جگہ کچھ نہیں
 سہا مگر کچھ لکھا ہے حال
 لکھیں لکھیں کھلتی ہوئی
 لوگر مگر فی قیاس سے موی
 پہلی ہنگی ہیں کہو جان تو
 میں بھی ہوں اس سرِ نقطہ
 کھا اونی کیا کچی سپر سہلا
 سخی دیکھنا ہوں گواہ نہیں
 گریبان کو متل گل چاک کر
 پہن سہل اور گراؤں گہیں
 پہن ایک لنگہ نہی ان کا
 زور کدندہ لگا کان میں
 زلیکا بنا حلقہ سر پر کسا
 مٹی غنی کہ ہوں کہ لال لال
 جو نکلی تو نکلی اسے کہ دست
 ہی عزم لگا جان سہل حال
 کہو کہو کہو کہو کہو کہو
 دھڑکی کی پہلی دھڑکی دھک
 نہایت کدہا کی جلاؤ کی ادا
 یہ برف اور یہ ہر پہاں اگر
 زور دھک دھک دھک دھک دھک
 نظر کہ سفائی کو اور گش گش کے
 موصی کو اسادہ لوگوں کو بار
 وہ فتنہ کھینچتا ہے ہر یون
 یہ دیکھو کہ کاندھ پر تھی خوشا

لکڑی حوض میں سفر فرما رہی تھیں
 مہربانی سے پوچھ رہی تھیں کہ کمال
 کوئی شائد لائیکر بنی ہو
 تو یوں جانو مجھ پر صدمہ ہوئی
 کہ یہ دہری اور لاشان کو
 کہ میرے ہاتھ پر مہر مہر غلط
 پڑی انہوں سے مرنا ہی بلا
 اس اندوہ جو مجھ کو چار انہیں
 باخاک پہنچک ہے ہر اور
 جلی ہی جھک رہی ہے کہیں
 وہ پرہیزگار کوں تھا نہ
 کہ چون شیر گل ہوستان میں
 کیا سینہ ستان کو جھک گیا
 کہ کہ چتر میں دل کو نکال
 پہنچا آؤ سچ چالاک و سچ
 اور لائی ہی اپنا ہوشی راں
 چہ کہیں خان کا لڑ سچا نہ
 شب تیرو کی کشان ملک
 تو اس بات پر فکری نہ کیا
 تو رانا عشاق چہ کہیں کے تر
 مہربانی سے پوچھ رہی تھیں کہ کمال
 زور کو اس کو شکی ہو لگی
 کہ تو نے کچھ نہیں دینا ہمار
 پڑی تو نے پوچھ لیا کہ کس
 حال میں کوئی مست سینہ ستان

کہا افسوس رو رو کی احوال غلاب
 لگی کہنی نہ بین نہ آنسو بہا
 جہا نی سا کہ پہرہ زد میں دم
 کہا تھا ہادی تھی تیرے یار میں
 رسائی تری کہینک ہو گی لڑان
 وگرہ سنی کڑک کے عواد گئے
 سین میں عشق کا پھیرتی چھ دول
 سب کہ افسوس رو روا زانہ سنگار
 بہرہ ویر کر کے سکون میں حواس
 کئی تہمتی عباد خاک کر چھو
 نہ کیوں پیسے جہا تک بیا نہ
 گنج قال پیا نانو کے متین
 اللہ کی بیکل و دش چہ نہ روین
 نہ رو کی سحر کی بات پوئی ل
 پہلی کی جو گن باہر کے متین
 او پیش رو کلمہ کی کیا بیان
 چہا کی سوانگ و نہ چو جو کی
 زرد کا وہ حلقہ مراد پیر سے
 کہ جو کہ غورم دے حساب
 زمرہ کے ساتھ کہ وہ اس آن ہے
 اور ہی نہ ہو کہ بیکار ہو سکون
 لڑی کو کون ہر نہ نہ کی شان
 گلابی سودہ گر شمع رنگ
 ادا و سب کی جو عاشق کہہ
 دیا محبت میں ہنگامی وہ

[illegible]

میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے	وہ نہیں سوچتا کہ وہ کس کے وہ نہیں نہ کہ کس کی سلیس اگر وہ کوئی دست نہ ہو اگر سطح صاف نہ ہو	سور میں نہیں کہہ پون چلے وہ عاشق کس کا عالم لوگ وہ جس کی سطح سے لگی بہا نہیں کہ اس کی دنیا مار	میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے
میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے	وہ نہیں سوچتا کہ وہ کس کے وہ نہیں نہ کہ کس کی سلیس اگر وہ کوئی دست نہ ہو اگر سطح صاف نہ ہو	سور میں نہیں کہہ پون چلے وہ عاشق کس کا عالم لوگ وہ جس کی سطح سے لگی بہا نہیں کہ اس کی دنیا مار	میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے

داستان فیروز شاہ جہان کے بادشاہ کے بیٹے کا عاشق ہونا جو کہیں

میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے	وہ نہیں سوچتا کہ وہ کس کے وہ نہیں نہ کہ کس کی سلیس اگر وہ کوئی دست نہ ہو اگر سطح صاف نہ ہو	سور میں نہیں کہہ پون چلے وہ عاشق کس کا عالم لوگ وہ جس کی سطح سے لگی بہا نہیں کہ اس کی دنیا مار	میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے
میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے	وہ نہیں سوچتا کہ وہ کس کے وہ نہیں نہ کہ کس کی سلیس اگر وہ کوئی دست نہ ہو اگر سطح صاف نہ ہو	سور میں نہیں کہہ پون چلے وہ عاشق کس کا عالم لوگ وہ جس کی سطح سے لگی بہا نہیں کہ اس کی دنیا مار	میں ہوں جو فخر و تکبر کے اگر تہا پہلی روئیں میں جیکہ کوئی اس تکبر سے وہ روئے کو دلوں میں سے



کدرا لہ مخنی لگا اور سگے ہاتھ دھنسان لگا کر دھو کر دھو کر کپڑے پہن کر سوئے و یا کہ جو گن کا نہ دیکھ کر دھو کر چٹائی اتار کر رکھے دھو کر لنگ لگ کر باو صبا نہا کر یہ عالم تھا اور یہ نہایت ملحد صاحب خلیل دہا ہا تھا کہ جاو اسیر راہ جو دیکھ کر تیر گن بک کر شکر پہنچا بناوڑ کا کچرہیں کہ ہے تو مگر کد خاؤ گے خون خار غش خاک گیسے کھا چکے جو کچھ پر پول رو دیکھ سو انا پہلا جاو لگا پنچہ و لطیفی جو با ہم ہو	کہ سگے لگاوارو لیکھا ساتھ دو بیان سام چہرہ کو خوش غلام سا چہرہ ہوئے چو از سای کا کنگری جگر وال تیر ہماہی منتظر کی لگی جھین بولتی واہ وا نس لوہ پر خرم ستور یہ پرینٹن لکین کاس وصال اوی خلق کنی ہی فیروز شاہ کہ چشم فلک نہ دیکھا بہر نور لگا کھو جوتی جی آدمیں ہے دیا اپنی جیسے ہی فنا تو گے مند عشق اور نہیں لگا ہی چہاٹنے تو ایسا بجا تو دہر قد امین سکھ جا چا و لگا اسی لطف میں تو میر ہو	خینا اس طرح آجھ کا سامان وہ اوچا سامان کئی تیر دینو کئی سارے سکھ خور گیا ہاتھ بین سکھ جودل مواہدہ گئی اور سنگھری ہوئی گدرا لگا عالم بہتا اور سنگھری کہ تھا اک چہرہ پر فرخ سیر مہر پرور کا ہونے اپنا تخت کیا یک خمی زمین کی جو صدر نظر کر کے حسن کا غش لگیا پیر چیلایا کہ کیا جو گ وہ سمجھی اسکا دل لایا بہر دل لگ ہی اور او نہیں ہوا کھا تب پہنچا تو نہ واہ جی کہ آجھ سو نوں گے اپنے کہو اگ بائید آسا نہ تیر بہر	صبا ہی لگی بخش او مان اگا تو جلد تارو کا کہیت اگر چہ جوتی جی کنگری گے ستارہ زلف نہیں مل لیکھ کر چارہ اپنا بہول کہ تری چاندنی ہر طرف غش خند کا ہنساوہ بادشاہ پیر کسی طرف نہ تھا نہ فرخت دیاں تخت لاؤ سونپا کر عشق کو عالم میں نہیں گیا لیا واسطے کسے کتنی جوگ کہولی جی کہ نہ ہو دل کی خیر کہ دونوں طرف ان کی ہوگا بہت گرم ہیں آپ اللہ جی فیروز کو چھوڑ دے شہر مہر رکھتے تیرا سوکھت ہیں
--	--	---	--

جو میری سوزن تیرا کھلے دین
 سچہ کھاندا تو اسی کی تندی ہو
 گہرا الٹ چلی جو دل پہل
 روانہ ان کر دیا جاکر
 کبھی سامنی آگے کرنا نظر
 کبھی الٹ کر دیکھ کر ہر پہر
 نظر سوا چلن چلی ادم
 اگر کوئی جو گن کی کثافت
 سچی سچی صحبت میں ان میں
 اس طرح شرب کرم سے کچھ
 سچہ کھارے آپ کی تمام
 کیا اتنی مطلب نہیں ہیں
 بہ کائنات کی روشنی جو گن لہر
 کہا اتنی سی کثافت ہی
 عرض اس طرح اسکا عمل تھا
 کجا میں بلکہ جہانی تھی وہ
 نہ جہا کی اوسکندہ نیکی خبر
 بہا میں من سر کلمہ کی نہ شب
 وہ جو گن بھی سوطح کر ادا
 کبھی خوش کیا اور کیا گواہی
 کبھی تنہا نظر دینی کہاں کیا
 کبھی اس کی دیکھا ذرا خوش
 لکھن میں کبھی دل کو لگا دیا
 بچا رہے پروا و وسارہ دل
 غرضتہ پروہ عامہ اور غرضتہ

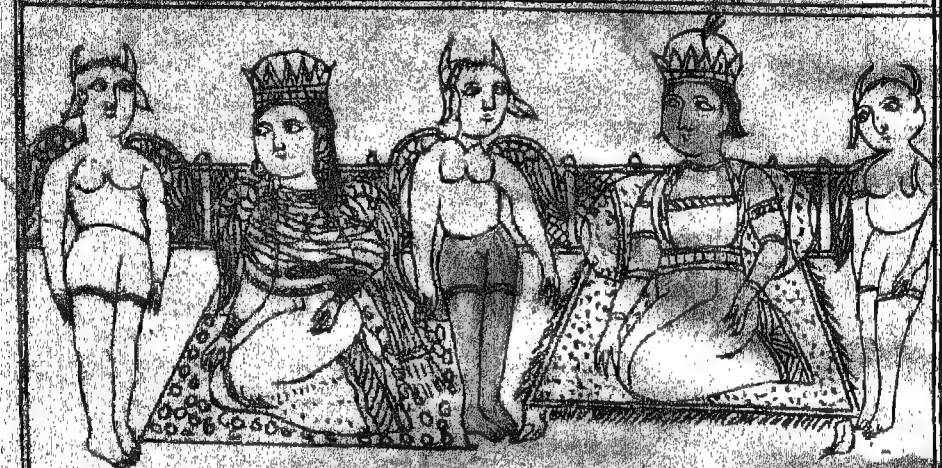
نہیں حسین بنی ہاشم سے کہیں
 یہاں تک کہ ان کی گولیاں رو رہی
 تو میری آنکھوں سے ٹپکھن
 رہ لایا ایک میں دوتا تک
 لہجہ بکھتا جسکے پہلو پر
 جیسے وہ سٹھکے کی لٹیا لایا
 تو باروں کے ہر طرف کوئی نظر
 ان کا شکائبہ کہہ کر گیا
 کہ غرض کہ گزری ہو چکا ہے
 مری زہرہ شک ارم کیجئے
 ہو دل سے ہم ہمارے غلام
 تہہ اسبار کہ ہو کہ متعین
 وہاں پہاں ان کی ہر گز گھر
 گھر کے لوہے دیں کہیں
 کہ اوٹا پہلو کی خدمت میں جا
 سپر کی کو کہیں ان کی ہر دہ
 اوسے قصور میں شام سحر
 ہمیں کا علی ان کو اوقات سب
 ہر آن میں اسکو کہیں کہا
 کہیں بیٹھی کہیں اسکو کہیں
 کہیں مٹی باتوں کی دل کیا
 کہیں کہ انگلیں نافروں کی
 کہیں شان باروں کی چلا دیا
 آؤ زمین انسان کی متصل
 رگی زمین کی ہر گز چرچر

کہا اس طرح خود بخود گئے
 کھڑی ہو کر دوش کھول کر
 موبین این بڑا دکھایا کہ میں
 براصل پر سکا یکہ بہ تباہ
 تنوکی کسی رستہ میں کہ وہ
 رو کر کچھ جتنی نہ کہنی مارے
 اسی آن اوپر وہ فیروز شاہ
 عرض جی مجھ سے کہیں کیا کہوں
 سزا پر ناز کے باپ نے
 مقدمہ ہمارا رسا ناگزیر
 قلعہ کے قوت کر دیجئے
 کہاں تم کہاں ہم پہاڑ جیسا
 لگی تھی او میں شب و روز
 ہمیں کہنا کہ وہاں
 بہت تک جتنی اور بولتی
 وہ کہیں کہوں ٹال فیروز شاہ
 اسی شی کے کہ وہ ناز سے
 اس طرح انات کہنا اور
 وہ کہیں ہی پالی چرس طلب
 کیا اور سی پر جیسی کہیں
 کہیں شیری باتوں سے مل اور
 کہیں متہ چپا یا دکھایا کہیں
 وہ چہرہ نگین کہانی ہی
 اسی طرح دت گئی جب آو
 سگر خوں سے نکلیں تو آیا بل

دہان بندگی ہی میں کیا ہو
 نظر ہو چکے ہوں سو کھینچو
 کہ ہاتھ نہ ہو اور کئی دہان
 وہ عاشق پہنچا اور سپر زشتہ
 لگا دیکھتا اور کھڑے ہو کر
 کہ لکڑی ہنس رہی ہے کچھ جی سے
 دل وہ جان کرنا تھا بھر پور
 پہل تھا وہ دیکھ کر دیکھ کر
 کہا کی دھمکی ہی آپ سے
 نہیں اپنا شوق جانا کر
 جو کچھ نکو دیکھ کر سے
 پہنچے بات سب اہل ان کی ہتھ
 سمجھیں ہی دل انفرزہ
 دیکھ لکھا راجہ دارو نہاں
 ہر اک باتیں تھی گھولنی
 کہ تہی دن ہوں کی حال
 بیگے کے ماتہ گناہ سے
 سب سے سن کر دوا دے
 تو عاشق چھوہ کر فی غضب
 دیر لڑ کیا اور کویا نہیں ل
 کہی سیدہ دل ہی لکھا راوے
 کہی مارا لاجلہ کیا کہی
 پہ نظر بند نہ لکھو لہاں
 چڑھی گری عشق کی تپ کو
 گیدول سے اندر ہی اندر گیل

[illegible]

بر خرم چنگ لاد و گاه از کسب بر ایک نامگان مان گند کجا کیم ترستا بی نسو سراج کجا مانع کله و تندی میان کیا جاکو فرزند شه کولام میوه دل بهایانک انام کام	بر اسکی در مانگا او سکوبه بران شمسین تله و تندی کدانی ہی بان کو گله سراج کوین من تجماع کله سراج سراج کیم ترستا نام داستان ختام سیمین فیروز شاه کی مانع کو	سیمین فیروز شاه کاه کلام و سراج تله و تندی و سراج کیم ترستا نام و سراج کیم ترستا نام و سراج کیم ترستا نام و سراج کیم ترستا نام	بر خرم چنگ لاد و گاه از کسب بر ایک نامگان مان گند کجا کیم ترستا بی نسو سراج کجا مانع کله و تندی میان کیا جاکو فرزند شه کولام میوه دل بهایانک انام کام
--	--	---	--



بر خرم چنگ لاد و گاه از کسب بر ایک نامگان مان گند کجا کیم ترستا بی نسو سراج کجا مانع کله و تندی میان کیا جاکو فرزند شه کولام میوه دل بهایانک انام کام	بر اسکی در مانگا او سکوبه بران شمسین تله و تندی کدانی ہی بان کو گله سراج کوین من تجماع کله سراج سراج کیم ترستا نام داستان ختام سیمین فیروز شاه کی مانع کو	سیمین فیروز شاه کاه کلام و سراج تله و تندی و سراج کیم ترستا نام و سراج کیم ترستا نام و سراج کیم ترستا نام و سراج کیم ترستا نام	بر خرم چنگ لاد و گاه از کسب بر ایک نامگان مان گند کجا کیم ترستا بی نسو سراج کجا مانع کله و تندی میان کیا جاکو فرزند شه کولام میوه دل بهایانک انام کام
--	--	---	--

گھارہ سے تپتی ہوئی دھواں
 بہاؤں سخت لگی رہے چکر لگی
 وہ دیکھی چوکانا گھبراہٹ سے
 گھبراہٹ ہی غم سے دھواں نکلا
 بیان دلوں انسا جھری لگی
 میرے چہرے نظر سے گھڑ سے
 اسی سخت پریشکونہ اوجھ
 پیرس جھوٹا مطلب میں سوچ کر
 اوتار زمین لادنیو میں سخت
 ایک جگہ جڑ سے ہر گری
 گھبراہٹ ہی غم میں ان جوان
 بیستہ اس طرح ہر گری
 لالچ میں لگی لئے غم میں
 نہ گھری وہ دھواں نہ گھری
 جو اس میں نہ گھری نہ گھری
 ہر گری ہی غم میں نہ گھری
 غم تو وہ ہر گری نہ گھری
 چمن سارے دھواں میں نہ گھری
 نہ باج نہ گھری نہ گھری
 دیکھیں چھٹی ہی جگہ نہ گھری
 کوئی غم میں نہ گھری نہ گھری
 کوئی آبی نہ گھری نہ گھری
 حواس نہ گھری نہ گھری
 وہ انہو جب کہ ہر گھری
 چلے چلے آرام نہ گھری

ار سے دایہ کر کے دل و دلیانہ بنوا
 بلا اور کی لیل کے گرنے لگی
 کہ ہم کس تہا سے بخت و وزیر
 کہ عالم سے لے بیٹھا گیا
 ویرانہ کی چشم بہر لگی
 کہ تان ہلال اسی سند سے
 کہ عطا نقش مطلق حکیم
 تو کہ میرے تکت کے گھر
 دوبارہ کھلا اور خفت کے بخت
 کہ ہمیں وہ خنجر ہی ار کو پکی
 اور تیرے تکت سے ہی ملن
 کہ تو میرا ہو دین اور پری
 لگی گرد پہر نہ ہو گیا
 گھاسی کا دل تکت باطل
 سوسا بی کیا کین کی کین
 اور تانگ چہر کا مثل فلک
 نہ آلام دنگوہر کے تار
 شہر کا کہ اک ہم کو میں کر
 صفت و صفت و پریشان اور
 کیا مثل بر باد و سپر
 کوئی دور کر اس سے لگی
 کہ کوئی اور دور سے کرنی
 کہ کھنڈ کیلے سکھو سلام
 و بہر کہ ہم اسنا طرف
 کہ ایک سے کھنڈ سے لگی

عرض و سپردار میگردانند
 گویا که اگر در دست لای دارند
 که از کمان او که کسایه بگو
 نفس که در کعبه بر آید پس بل
 کمی سوزش او می رسد شک
 کیا بکند و نه چون مقام
 در چون که فرستاده و ده
 در پیشین حتی حیدر شیر
 ایضا و ده ششای او
 پیر خیر و دیگران هر یک
 بین خیر و کسایه حتی
 کبابا نام از اوقات نه بین
 او سه شانه از یکا تدا حال
 بی سار سبب و ده
 نه چون که گندی او را بگو
 ده تا بین چهلین نه
 در پیشین و ده تا بین
 و جزو ده تویدان و ده
 ایضا و ده ششای او
 سنی ایک می ایک از خیر
 یکی کوئی ششای او
 صفت لای و ده تا
 کبابی سبب که گندی
 کبابی از لای و ده تا
 گویا که ده تا بین

کبریا که با کثرت سی وادهم
 کیا از تن من کوا و برفزار
 کجا که کسالتی کجا که غمگین
 ده روی که در یک مجلس
 که از سخن جوئی چه کنم ملک
 جان و کسالتی که در یک مجلس
 چه نیست بر شیدا و کسالتی راه
 دانا و کسالتی که در یک مجلس
 که در یک مجلس که در یک مجلس
 سر و سر و سر و سر و سر و سر
 که در یک مجلس که در یک مجلس
 آری که در یک مجلس که در یک مجلس
 چه بیکار از آن که در یک مجلس
 عمل که در یک مجلس که در یک مجلس
 روح الا که در یک مجلس که در یک مجلس
 که در یک مجلس که در یک مجلس
 عرض شش و شش و شش و شش
 که در یک مجلس که در یک مجلس
 علی شش و شش و شش و شش
 مبارک سلامت برلی با شش
 کوئی سر و شش و شش و شش
 لکی سر و شش و شش و شش
 که در یک مجلس که در یک مجلس
 از سر و شش و شش و شش
 که در یک مجلس که در یک مجلس

<p> کیا چاہتی ہے وہ اب کہ کیا زلف نہیں کر آؤں تو کس دران وہاں نیکی کی نہیں کی دوا اسی وصل کی ہنسی اور ہلا ہنسنے چننا اس کے ہر سے ہم چہرہ ہونے لگے اختلاط عجب ہے اسے اس میں دل اور کس کس کو کس کس خیال وہ کدوا ہوا دگر کد کد حال کہ وہ بے ہوش ہو گیا کیا وہ ملک خانہ ملک گھر رہا وہی ہے لکھنے کی کہ تہن ہنسی عداوتی ہے مجھے ملایا ہے مجھے نہ سے طاعت کی راہ میں ہو گئی سدا ناسی آتی ہے بدینہ سر کی آواز طوطی لہلہ گئے ادنیٰ نسو میرا حال پہنچا کر گزرتا تھا جو تیرا ہوا شام عجب ہے ریت کرتی نہیں ہوں مری شکل چہرہ کے بھگوانسا یا تیرے کچھ ان لہو راضے پر نواز بھگوانسا ان حد سے شبنم کی گل چہرہ ہو گئے صبور کی اور وہ تیرا چہرہ ہی </p>	<p> بارہ ٹپس اپنی الفت چنا اسی سکر نیکی طاعت کی ان کہی خاندان بارہ الشفا طبعی حاکم کی ان کو حلا رہی ہوتی تیرے چہرہ ہی ہو گئے اوپر ہی گئے دے عیش و نشاط کیا تو نے سب سے دل جو آتی تیرے ہر خیال لگی رہی دگر کد کد کد ل کو تیرے ہنسنے کا کیا سدا میری ہوتی ہے تیرا فلک کا مجھ پرانہ سے ہی اور عداوت سے پہنچا یا ہے مجھے میں نے اک دلت دلی ہو گئی اور کہ کمان قید سے نظر اور ہی ہر گز نہ پہنچ گئے کہ تیری رہی نام لے لے تو وہ نہ تھا میرا شوق تمام کہ اس ریت کرتی ہے تیرے لگی اس طرح حال اپنا بنا وہ کہی کہ تیرے ہی میں اٹھو لگ لگی تیری باتوں میں سرگرم تو نہ لگ لگ گیا خبر ہو گئے غبار غبار سے کہ اپنا ہوا </p>	<p> گھر سے چھوڑ دیا ہے حکم تیرے ملائی ہوں میں اس کو الی الی ہے سکر محبت کی ہون میں نے کد خوشی کی کر دنگ یہ میں نے کد تیرے ہی میں شہر تیرے ہی میں ہے ہمارا میرا تیرے ہی میں ہے ہمارا الی الی ہے جو وہ ماسپر کہ تیرا ہر سے اعمال ہے نہ ہو چکا کی تیرا دنیا میں محبت تیرے ہی میں ہے اور ہی عجب ہے ریت کرتا رہا وہ تیرا ہی ہے روئے جواب کہ کیا کہ تیرے ہی میں ہے میں نے چہرہ چاکر دنگ ہے عجب ہے کد تیرے ہی میں ہے نہ تیرا ہی ہے تیری خبر کہ تیرے ہی میں ہے وہ دنیا اسی میں ہے تیری ہی میں ہے یہ کہ تیرے ہی میں ہے سب جو تیرے ہی میں ہے ایک جا لگی رات حرف دیکھا تھا چہرہ تیرے ہی میں ہے بھابھاب لے رہا کہ ساتھ تیری لگا </p>	<p> کہ وہ دوسرے ہی میں ہے کہ وہ کد تیرے ہی میں ہے یہ میں نے کد تیرے ہی میں ہے شہر تیرے ہی میں ہے ہمارا میرا تیرے ہی میں ہے ہمارا الی الی ہے جو وہ ماسپر کہ تیرا ہر سے اعمال ہے نہ ہو چکا کی تیرا دنیا میں محبت تیرے ہی میں ہے اور ہی عجب ہے ریت کرتا رہا وہ تیرا ہی ہے روئے جواب کہ کیا کہ تیرے ہی میں ہے میں نے چہرہ چاکر دنگ ہے عجب ہے کد تیرے ہی میں ہے نہ تیرا ہی ہے تیری خبر کہ تیرے ہی میں ہے وہ دنیا اسی میں ہے تیری ہی میں ہے یہ کہ تیرے ہی میں ہے سب جو تیرے ہی میں ہے ایک جا لگی رات حرف دیکھا تھا چہرہ تیرے ہی میں ہے بھابھاب لے رہا کہ ساتھ تیری لگا </p>
---	--	---	--

[illegible]

سب سے پہلے میں چہاں اٹھنا
 گئی باری باری سوچا مودہ
 جی گروہ اپنے تکی چپڑا
 نکل آئی سبلی جی جسطرح دھوپ
 لیا سبز لای کاہور اپن
 نصیب میں ہر طرح جھٹکیاں
 سہری پہنچیں گے اگلا تاجان
 سہری لگ سی تھنے کی مثال
 شوق جی جھپکے چون رات ب
 وہ پہنچا جس کا سہج کی طور
 راگ تن میں ابی ہر سو کے
 ڈانے لگی خوشی و سوئی میں
 کے تو کوئی جاسی کھر گیا
 سہم راول اپنا کہنے لگے
 وہ ٹھکانا ان کو ملانے لگے
 دل چاہا عمار سے یاد تہا
 چپک چپک اٹھا رات میں
 عیان کیوں نہ ہو نہ مل گیا
 کہ ایک کھیلانہ وہ وہاں سے
 کسی شہر میں کا سر کھینچا وہاں
 تا سہرہ جیانی نظر کیا
 کہ اس شہر میں اٹھان کی خوشی
 دل رزم گرد عالم ہم
 غلامی میں ہی بھی سب کے
 گلزارہ میں ملک شاہ میں

گہا ہندو مہیچ اور سہ کھول
 دودھ نہ کیا سنے اپنا منگا
 مہنا دہر کی کجی عجب آں سے
 وکرگ اوستہ لگائی یاد اور
 تمام کی سنجاباوسین لگا
 سید پکسان اور سو کی کج
 گلی کی مصلانی نہ کرنی کلاچاک
 نیلا ہونے مٹو کی کاسے ہندو
 میت گراو کی کیند نکہ پیر
 جواہر چو اپنے مرنے پہ لک
 کھوری دھوپ کی زری کھلیان
 بنی مکتو فرنگ ورتک حور
 حاسی کی بان نہ کبیر کج
 خوشی سی ہوئی اسبکے مرنول
 جی میں غنٹہ دکھانہ سہم
 یہ عید کہ نکلاہ دوساورد
 سی ہی نہ کھلیف آرام کو
 جبے پشیدی شوری ہوئے
 زمین گھر میں سہر جان کج
 اگر اسباب سے بطن کاسیت
 لہو تھکا پیدین بنسیر کے
 دردی لٹال سکند نہ نژاد
 مین دار و جان ایک مہان غنٹہ
 سہیہ سو پراہ ورم شہان
 برک مجھے واقف ہو گیا پیر

نکل آئی اور پھر دیکھو کہ
 میں نے کتنی سسکیاں کیں
 کہ لاس علی حیدر کا ہے
 کہ پرتگال کی طرح ملای کی
 ملا کہ طرح سے دیکھ کر
 کہ عربی خط میں ہزاروں
 ملا کہ انکی کسی ایک کتاب
 کہ عربی سر پہ پڑا کہ
 کہ ان کو کہو ایک کتاب کہ
 ترش میں ہر صیغہ عجب
 کہ ان کو دیکھو عجب وہاں
 جلی تلی فیروز شاہ کی
 وہاں سے تیار ہو گیا
 کہ نیربان چپی تسمین ال
 پھر دیکھو کہ یہ ہے
 کہ اس کا کوئی ایک سر
 بنا کا مینا کہ کہیں کہ
 اور اور دیکھو وہاں
 کہ کہیں کہ ہر صیغہ
 پہلی اور صیغہ الاک کہ
 ہے کہ کہی ہے مسعود شاہ
 مارو جان رحمان مراد
 کہ کہی ہے مسعود شاہ
 کہ کہی ہے مسعود شاہ



کہا یہی کہ وہ ان کی ہا
میں رہا کیا ہے
کہانی ہے فوج اور یہ کہ سپاہ
کہ یہی ہے بین باجمہال
میشہ سے عالم پر دست ہے

تہا کہ بیت مجر اور گسار
اگر مانجے قیر تو سائے
سجرا سے مسمون مسعود شاہ
اور خیر سی ہر نالی کی چال

محل لکھا فوج و مامول کا
وہی کہ یہ سب میں پل پرین
شاہ پر ماخدا کہ مصلحت تمام
پہر خداجال کیا رنگ ہو

میان سر کیا اپنی حال کا
کہ یہ کہ رکش شریف
گیا یہ مسعود شہ کہ پیام
اگر جنگ ہر دو میں جنگ ہو
تتاری کہ یہ ہم ہرید سے

جواب نامہ فیض کا مسعود شاہ سے



پس لوغت احمد شاہ انیا
نہیں ہے عالم میں ہر دور میں
نہیں نیک ہے یہی ہے انی
وگرتہ کہ یہی ہے کیا ہے یہ
کہ یہ گرتہ نیرل خور ہر دور
اویسی ہر طرف خیر کی خبر
اویسی ہی ہر لگا راگ رنگ
مفر کیا ایک امت کا دن

کہا کہ احمد شاہ سے خدا
نہیں ہے عالم میں مجبور میں
ہو کہ یہی ہے ہر دور کی خبر
کہ کیا کہین رسم ہر دور
خلافت پیر کے و گرتہ یہ
کہا الہی یکے نامہ دور
کشاہ ہر دور خیر کی خبر
بلا تگنہ ہر سال ہر دور

کہ اقل کہ لکھ کہ کتاب
وہ رات نہان اپنی ہر دور
تہا رنگ کہ وہ خیر کی خبر
سدا نامہ کاغذ کی ہر دور
سلو اسطی کہ یہی ہے ہر دور
وہا کہ یہی ہے ہر دور
ہر شاہ اور گرتہ یہا کہ یہ
کہ یہی ہر شادی کی ہر دور

کہا نامہ ہر دور کہ یہ
کہ نامہ تہا ہر دور ہر دور
اگر کہ یہی ہے ہر دور
کسی ہر دور یہی ہے ہر دور
وہی ہر دور یہی ہے ہر دور
کہ یہی ہے ہر دور
سنی یہا کہ یہی ہے ہر دور
ہر دور یہی ہے ہر دور

طبع پر توفیق فرمائی ہے
 ہوا لشکر خرم غیر کسیر
 جوی و ہر دم وادگری کانت
 نانی ساری از دلا کی سار
 گرا تیرین اگر نظر پر پی
 وہ مانج بی بی گل کر گلے
 ہوی جاناد جیسے از پیشار
 سب تب بھی چھینے لگے مل
 تیرین پانکوش سہر کی چاہ
 بناو کی تقدیر کا جو بنا کر
 حکم کی جی جی سہیجے
 دی لگا رتوی ہر جہ نام
 از ہونک کجا نہیں چہرین
 ہر لکھ جیسے کا دم شاد دم
 خوشی او کی ہی سروان ملو
 در نصف مادی سے یہ جا
 جوا خیرین گنگا پر تین پیر
 نئی طرز از نئی ہر زبان
 سر اک با تین لکھوین کیا
 غرض جنی سکوننا یہ کھا
 سر ایک متفق ہین نہ تیار
 ترس شعرتے ہین فارسی

کہ دوستی جیسے نصیب ہے
 چلے سکے نہ رہاں میر و زبیر
 جہاں ہری او تین شان سے
 پکڑا اس گل و گلشن کا ہاتھ
 تو کہہ کہ میرا وہیل ن کھری
 یہو کی کہ آئند کے ہاں چلے
 پیا بانی لوی و دو تیر دار سار
 سجداتی زمین ہوی گل گلدستہ
 دوبارہ او نظر سے کجا و کجا باہ
 نکالی او تیرین دے لکے چاہا
 وہ حوالی الگ تیر کی لیلیہ
 دی ناز و ملائکہ اپنے کام
 ہمارے تہا دی میرین ہون
 دین شہرین اپنے آباد ہم
 رہی روشن او سکا چرخ طرد
 کہو یہ سخن کاویا سے بہا
 تب الیہ میرین سخن از نظر
 نشین ہی ہوی وہ گلستان
 تب سطرین گلین بہتیرن کیا
 حسن آفرین مہربا رہا
 کہیں خمار سخن کے دلیل
 اک شعرا کا ہے جو ان سہی

کہ لکھن شگفتہ ہوگا کی طرح
 سخی شمشیر سکی ہوئی
 کہ وہ میرا جو تہا چکر تیرین
 حد کہہ کہ میرین مسودان
 ہی تیرین گندون کی قطار
 سہواری تیر کی چپائی لگا
 حکمر پر تیر در داغ کو داغ
 وہ کہ تیرین از ہی تیرین چرخ
 لکھوین او تیر کی دھرم دھرم
 وہ چکی او تیرین تیرین خزان
 ہا شہر فیض پروردگار
 دی لیلیہ لیلیہ دستان
 ملین سب چہر سے الہی نام
 رہی شاد و ناب علی جناب
 سین حسین ادب حق صفت
 رہی عین کی اکملی میں صفت
 تیرین تیرین ہی اک چاہا تیر
 رہی جہا تیرین ملائکہ نام
 اگر وہ تیرین خوراک کیجے
 جو نصف شینک لکھن گہی
 سخی تیر کی جب مجھ سے تمام
 او تیرین تیرا ہی او تیرا کہہ

گل کی طرح اردی گل طرح
 نئی سر سے آواز کی ہوی
 ہوی کجا کو غل از ہی تیر
 لکھنا انہرہ و مجھ و ان
 گرا مان کے کلا تیر کی لیلیہ
 وہ دو تو کی وہ دھرم دھرم
 بھو میں سی جی کی جی حرا
 رہی تیرین تیرین گلشن تیرین
 تو تیر کھاں خود سے تمام
 الہی کہ تیرین سب گلستان
 وہی شانہ و وہی شہر
 شگفتہ گل و جمع دستان
 بحق محمد علیہ السلام
 کہی نصف الدولہ کا خطاب
 ہون تیرین ہی علامہ تیر
 تیر الیہ تیرین ہوی تیر
 مسلسل موتی کی گویا لوی
 کہی او کار جہاں یہ کلام
 صلہ سکا لکھن جو کچھ کیجے
 الہی ہوی تیر کی تیر
 رہا اسکی تیرین کو نظام
 تیرا ہی کی فارسی تیرین رقم

تاریخ طبع اردو مر قبتیل

تاریخ اردو مر قبتیل	کہ آرم کف گوہر مدحا	تمام
تاریخ اردو مر قبتیل	کہ آرم کف گوہر مدحا	تمام
تاریخ اردو مر قبتیل	کہ آرم کف گوہر مدحا	تمام

CALL No. { ۸۹۱۲۲۳۱ } ۴۲۲ ACC. NO. ۸۶.۶

AUTHOR شیخ

TITLE شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب

۸۶.۶

۸۹۱۲۲۳۱

Date	No.	Date	No.
	۲۷۱		



MAULANA AZAD LIBRARY **ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.